Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 12

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23 صفر 1427 ہجری 23 امان 1385 ہش 23 مارچ 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 25 مارچ (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مجلس مشاورت کے لئے احباب اور نمائندگان کو بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

یہ سلسلہ بیعت تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے
تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے

......(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)......

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا۔ اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہونگے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔‘‘

(اشتہار۔ یکم دسمبر 1888ء)

’’اگر کوئی عمداً اِن شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار 12 جنوری 1889ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا وے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔ اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور رُوح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کرونگا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دیگا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَہٗ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا۔ اَسْلَمْنَا لَہٗ۔ ھُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔ صفحہ 196-198)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام دشمنی کی انتہا

3 ......

گزشتہ دو اقساط سے ہم یورپ کے بعض اخبارات کی اسلام دشمنی کے حوالہ سے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے تعلق سے عرض کر رہے ہیں آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یکطرفہ جھوٹا پراپیگنڈہ کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس وہ ذات ہے کہ جنہوں نے تمام مذاہب کے انبیاء، ان کے بزرگوں، ان کی مقدس کتب اور عبادت خانوں کی نہ صرف خود عزت و تکریم کی ہے بلکہ آپ نے اپنی اُمت کیلئے اس چیز کو ایمان کے حصہ کے طور پر قیامت تک کیلئے شامل فرما دیا ہے قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ...(البقرہ)

یعنی رسول (ﷺ) اس تمام تعلیم پر پہلے خود ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے اُن پر اُتاری گئی ہے اور مومن بھی اُن میں سے ہر ایک اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لے آیا کہ ہم اس کے رسولوں میں کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔

ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:7) کہ ہر قوم میں ہادی آتے رہے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (الفاطر:24)

کہ ہر اُمت میں خدا کے فرستادے گناہوں سے ڈرانے کیلئے آتے رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی قرآنی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن مجید وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا''۔ (پیغام صلح صفحہ 30)

انبیاء کی تکریم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا جزو ہے آپ نے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں یہاں تک فرمایا ہے کہ مسلمان جن چیزوں کو نہیں مانتے اور جن کی اسلام میں ممانعت ہے ان کو بھی کسی طرح بُری نظر سے اور قابل مذمت الفاظ سے یاد نہیں کرنا ہے مثال کے طور پر اسلام میں مورتی پوجا منع ہے اور قرآن مجید میں مورتی پوجا کی ہر جگہ نفی کی گئی ہے لیکن پھر بھی قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ جن چیزوں کو مشرکین خدا کے علاوہ پوجتے ہیں ان کو بُرا مت کہو ارشاد ربانی ہے:۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام:۱۰۹)

یعنی اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

پس اسلام تو تمام انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی تکریم کی تعلیم دیتا ہی ہے لیکن ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ان معبودان باطلہ کو بھی بُرا مت کہو جن کی وہ اللہ کے مقابلہ میں عبادت کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ ایک خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے دو حسین واقعات پیش فرمائے ہیں جنہیں اس موقع پر پیش کیا جاتا ہے اس ضمن میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس تمام مضمون کی تفصیل جاننے کیلئے محترم قارئین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 3 فروری اور اس کے بعد کے خطبات جمعہ مطالعہ فرمائیں۔ اسی میں سے ہم یہ واقعات پیش کر رہے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی کا جنازہ پاس سے گزرا جس کو دیکھ کر آپ احتراماً کھڑے ہو گئے بعض صحابہ نے عرض کیا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بھی انسان ہے اور قابل تکریم ہے۔ دوسرا واقعہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا بحث و مباحثہ کے دوران ان کی عبادت کا وقت آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد نبوی میں ان کے مذہب کے مطابق مشرق کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت دی۔ اور پھر اہل نجران سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو معاہدہ ہوا اس میں انہیں مذہبی آزادی کے مکمل حقوق ادا کئے گئے اس معاہدہ کے حوالہ سے اہل نجران کے تمام پادریوں، کاہنوں، راہبوں، عبادت گاہوں اور ان کے اندر رہنے والوں کو اور اُن کے مذہب پر قائم لوگوں کو مکمل امان حاصل تھی۔ معاہدہ میں مزید یہ لکھا تھا کہ کسی پادری کو اس کے عہدہ سے یا کسی راہب کو اس کی عبادت سے ہٹایا نہیں جائے گا۔

یہ وہ عظیم محافظ آزادی ضمیر ہے جس کے مقابل پر دیگر مذاہب نے اس کا عشر عشیر بھی آزادی ضمیر کے حوالے سے پیش نہیں کیا۔ ہندو مذہب میں تو آج تک انسانوں کو انسانوں کی نظر سے نہیں دیکھا گیا بلکہ ذات پات میں تقسیم کر کے ان کے حقوق کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مٹی میں ملا دیا گیا ہے اور یہی حال یہودی اور عیسائی مذہب کا ہے جن میں ایک طرف تو انسانوں کی غلامی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل اور دیگر نسلوں کے انسانوں میں حقوق کے معاملہ میں بدترین تفریق کی گئی ہے لیکن وہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم جو نہ صرف یہ کہ تمام انسانوں کے حقوق کا محافظ و ضامن ہے بلکہ دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے اسی کو آج یورپ کے عیسائی اور یہودی دشمنی وعناد اور کینہ و فساد سے استہزا کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ دشمنوں کے متعلق جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے تو آپ نے قرآن مجید کے حوالہ سے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے (المائدہ:۹) پھر فرمایا:۔

''ایسی قوم جس نے تمہیں بیت اللہ سے روکا اس کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اُکسائے کہ تم زیادتی کر بیٹھو بلکہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو (المائدہ:۷) پھر فرمایا:۔

اور مشرکین میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ کلام الٰہی سن لے پھر اُسے اس کی محفوظ جگہ تک پہنچا دے'' (التوبہ:۶) پھر فرمایا:۔

جن لوگوں نے دین کے بارہ میں تم سے لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا اُن کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا (الممتحنہ:۸)

یہ تو ہے قرآن مجید کی تعلیم اور اس کے عین مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ۔ لیکن وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا تحقیق بیہودہ الزامات لگاتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ دراصل یہ تمام الزامات قرآن مجید اور صاحب قرآن مجید پر نہیں بلکہ ان کی اپنی کتب پر ضرور لگتے ہیں اور اب ہم ذیل میں تورات اور انجیل کے مصدقہ حوالہ جات سے اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔

تورات اور انجیل ہر دو کتب ایسی ہیں جن میں انسان کی عزت و تکریم کی وہ معیاری تعلیم نہیں دی گئی جو کہ قرآن مجید نے پیش کی ہے اور جس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوہ حسنہ پیش فرمایا ہے۔ اور موجودہ دنیا کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تمام دنیا کے انسانوں کو برابر اور ایک رتبے کا قرار دیتے ہوئے انسانی تفریق و نفرت کو مٹی میں مسل دیا تھا لیکن بائیبل کے درج ذیل حوالہ جات پڑھیے۔

بائیبل صرف بنی اسرائیل کو اعلیٰ درجے کا قرار دیتی ہے بائیبل کے نزدیک بنی اسرائیل کے بعد لاوی دوسرے درجے پر ہیں اور ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کو اجنبی قرار دیا گیا ہے بائبل نے لاوی کو بنی اسرائیل کے خادم اور نوکر قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے علاوہ باقی اجنبی ہیں اگر وہ عبادت گاہ کے قریب آئیں تو قتل کئے جائیں۔

(گنتی باب ۱ آیت 47-50)

پھر لکھا ہے:۔ ''لاوی ناپاک ہیں طہارت کا پانی لیکر ان پر چھڑکو'' (گنتی باب ۸ آیت ۵ تا ۸)

''لاوی ۲۵ برس سے ۵۰ برس تک بنی اسرائیل کی خدمت کریں گے'' (گنتی ۸ آیت 23-25)

غور کیجئے کیا یہ وہی تعلیم نہیں ہے جو ہندو مذہب میں براہمنوں اور شودروں اور دیگر اقوام کے حوالے سے پائی جاتی ہے۔

یہ ہے انسان اور انسان میں فرق کی تعلیم۔ علاوہ اس کے یہ دیکھئے کہ کیسی خوفناک ظالمانہ جنگوں کی تعلیم دی گئی ہے کہ اسلامی جہاد میں ویسی ظالمانہ تعلیم دور دور تک نظر نہیں آتی۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ قرآن مجید نے تو صرف مذہبی حقوق کی پامالی پر مدافعانہ جنگ (جہاد) کی تعلیم دی ہے بلکہ اس جنگ میں بھی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے دشمن کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ علاوہ اس کے سختی سے حکم دیا ہے کہ جب بھی مجبوراً جنگ کرنی پڑے عورتوں اور بچوں اور راہبوں اور مذہبی عبادتگاہوں کو نقصان نہیں پہنچانا کھیتوں اور باغوں کو نہیں کاٹنا اور کسی کے پانی کو نقصان نہیں پہنچانا چنانچہ جنگ بدر کے موقع پر جب دشمن کے آدمی مسلمانوں کے حصہ میں پانی لینے کیلئے آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ بلا روک ٹوک انہیں پانی لینے دو لیکن اس کے مقابل پر یہودی اور عیسائی مذہب کی جنگوں کے متعلق تعلیم ذیل میں ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے:۔

''تم ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف بھی جان سے مار ڈالو لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں ان کو اپنے لئے زندہ رکھو''

(گنتی باب 31 آیت 16 تا 18)

پھر بنی اسرائیلیوں کے علاوہ دوسری اقوام سے انتقام لینے کی تعلیم دیتے ہوئے لکھا ہے۔

''پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل مدیان سے بنی اسرائیل کا انتقام لے''

(گنتی باب ۳۱ آیت نمبر 1-2)

بائیبل میں بہت سی جگہوں پر لوٹ کا مال تقسیم کرنے کے احکام بھی دیئے گئے ہیں

(دیکھو گنتی باب 31 آیت 25 تا 28)

جہاں تک رسالت کا تعلق ہے تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنی رسالت کو محدود القوم اور محدود الزمان قرار دیا ہے چنانچہ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رسالت کو صرف بنی اسرائیل تک محدود کر کے ہے اور صاف فرمایا ہے کہ

باقی صفحہ نمبر (2/) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار، محبت اور رحمت کے اُسوہ سے دنیا کو آگاہ کرنا چاہئے۔ ہر ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور اپنے اعمال کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈنمارک میں انتہائی غلیظ، توہین آمیز اور مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے کارٹونوں کی اشاعت کی پُر زور مذمت اور اس کے خلاف اسلامی تعلیمات کے دائرہ میں رہتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ردّعمل اور اس کے مثبت اثرات کا تذکرہ۔

اس قسم کی حرکتوں سے ان لوگوں کے اسلام سے بغض اور تعصب کا اظہار ہوتا ہے۔

اور ان گندے ذہن والوں کے ذہنوں کی غلاظت اور خدا سے دُوری نظر آجاتی ہے۔

جھنڈے جلانا، ہڑتالیں کرنا، توڑ پھوڑ کرنا یا فساد پھیلانا احتجاج کا صحیح طریق نہیں ہے۔

ہمیں اپنے رویے اسلامی اقدار اور تعلیم کے مطابق ڈھالنے چاہئیں۔ ہمارا ردّعمل ہمیشہ ایسا ہونا چاہئے جس سے آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور اُسوہ نکھر کر سامنے آئے۔

احمدیوں کو صحافت کا شعبہ اپنانے کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز- فرمودہ 10 رفروری 2005ء بمطابق 10 رتبلیغ 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۸)

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾

(الاحزاب: 57-58)

آجکل ڈنمارک اور مغرب کے بعض ممالک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی غلیظ اور مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے، ابھارنے والے، کارٹون اخباروں میں شائع کرنے پر تمام اسلامی دنیا میں غم و غصے کی ایک لہر دوڑ رہی ہے اور ہر مسلمان کی طرف سے اس بارے میں ردّ عمل کا اظہار ہو رہا ہے۔ بہر حال قدرتی طور پر اس حرکت پر ردّعمل کا اظہار ہونا چاہئے تھا۔ اور ظاہر ہے احمدی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق میں یقیناً دوسروں سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا فہم و ادراک دوسروں سے بہت زیادہ ہے اور کئی احمدی خط بھی لکھتے ہیں اور اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں، تجاویز دیتے ہیں کہ ایک مستقل مہم ہونی چاہئے، دنیا کو بتانا چاہئے کہ اس عظیم نبی کا کیا مقام ہے تو بہر حال اس بارے میں جہاں جہاں بھی جماعتیں Active ہیں وہ کام کر رہی ہیں لیکن جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا ردّعمل کبھی ہڑتالوں کی صورت میں نہیں ہوتا اور نہ آگیں لگانے کی صورت میں ہوتا ہے اور نہ ہی ہڑتالیں اور توڑ پھوڑ، جھنڈے جلانا اس کا علاج ہے۔

اس زمانے میں دوسرے مذاہب والے مذہبی بھی اور مغربی دنیا بھی اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں۔ اس وقت مغرب کو مذہب سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ان کی اکثریت دنیا کی لہو و لعب میں پڑ چکی ہے۔ اور اس میں اس قدر Involve ہو چکے ہیں کہ ان کا مذہب چاہے اسلام ہو، عیسائیت ہو یا اپنا کوئی اور مذہب جس سے یہ منسلک ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں وہ اس سے بالکل لاتعلق ہو چکے ہیں۔ اکثریت میں مذہب کے تقدس کا احساس ختم ہو چکا ہے بلکہ ایک خبر فرانس کی شاید پچھلے دنوں میں یہ بھی تھی کہ ہم حق رکھتے ہیں ہم چاہے تو، نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کا بھی کارٹون بنا سکتے ہیں۔ تو یہ تو ان لوگوں کا حال ہو چکا ہے۔ اس لئے اب دیکھ لیں یہ کارٹون بنانے والوں نے جو انتہائی قبیح حرکت کی ہے اور جیسی یہ سوچ رکھتے ہیں اور اسلامی دنیا کا جو ردّعمل ظاہر ہوا ہے اس پر ان میں سے کئی لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ ردّ عمل اسلامی معاشرے اور مغربی سیکولر جمہوریت کے درمیان تصادم ہے حالانکہ اس کا معاشرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب تو ان لوگوں کی اکثریت جیسا کہ مَیں نے کہا اخلاق باختہ ہو چکی ہے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں اختیار کی جا رہی ہیں، حیا تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

بہر حال اس بات پر بھی ان میں سے ہی بعض ایسے لکھنے والے شرفاء ہیں یا انصاف پسند ہیں انہوں نے اس نظریے کو غلط قرار دیا ہے کہ اس ردّعمل کو اسلام اور مغربی سیکولر جمہوریت کے مقابلے کا نام دیا جائے۔ انگلستان کے ہی ایک کالم لکھنے والے رابرٹ فسک (Robert Fisk) نے کافی انصاف سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ ڈنمارک کے ایک صاحب نے لکھا تھا کہ اسلامی معاشرے اور مغربی سیکولر جمہوریت کے درمیان تصادم ہے اس بارے میں انہوں نے لکھا کہ یہ بالکل غلط بات ہے، یہ کوئی تہذیبوں کا یا سیکولر ازم کا تصادم نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ آزادی اظہار کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق پیغمبر پر خدا نے براہ راست اپنی تعلیمات نازل کیں وہ زمین پر خدا کے ترجمان ہیں جبکہ یہ (یعنی عیسائی) سمجھتے ہیں، (اب یہ عیسائی لکھنے والا لکھ رہا ہے) کہ انبیاء اور ولی ان کی تعلیمات انسانی حقوق اور آزادیوں کے جدید تصور سے ہم آہنگ نہ ہونے کے سبب تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہو گئے ہیں۔ مسلمان مذہب کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھتے ہیں اور صدیوں کے سفر اور تغیرات کے باوجود ان کی یہ سوچ برقرار ہے جبکہ ہم نے مذہب کو عملاً زندگی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس لئے ہم اب مسیحیت بمقابلہ اسلام نہیں بلکہ مغربی تہذیب بمقابلہ اسلام کی بات کرتے ہیں اور اس بنیاد پر یہ بھی چاہتے ہیں کہ جب ہم اپنے پیغمبروں یا ان کی تعلیمات کا مذاق اڑا سکتے ہیں تو آخر باقی مذاہب کا کیوں نہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ کیا یہ رویہ انتہائی بے ساختہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ کوئی 10-12 برس پہلے ایک فلم Last Temptation of christ ریلیز ہوئی تھی جس میں حضرت عیسیٰ کو ایک عورت

کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دکھانے پر بہت شور مچا تھا۔ اور پیرس میں کسی نے مشتعل ہو کر ایک سینما کو نذر آتش کر دیا تھا۔ ایک فرانسیسی نوجوان قتل بھی ہوا تھا۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ ایک طرف تو ہم میں سے بھی بعض لوگ مذہبی جذبات کی توہین برداشت نہیں کر پاتے مگر ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان آزادی اظہار کے ناطے گھٹیا ذوق کے کارٹونوں کی اشاعت پر برداشت سے کام لیں۔ کیا یہ درست رویہ ہے۔ جب مغربی رہنما یہ کہتے ہیں کہ وہ اخبارات اور آزادی اظہار پر قدغن نہیں لگا سکتے تو مجھے ہنسی آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر متنازعہ کارٹونوں میں پیغمبر اسلام کی بجائے بم والے ڈیزائن کی ٹوپی کسی یہودی ربی (Rabbi) کے سر پر دکھائی جاتی تو کیا شور نہ مچتا کہ اس سے اینٹی سمٹ ازم (Anti Semitism) کی بُو آتی ہے یعنی یہودیوں کے خلاف مخالفت کی بو آتی ہے اور یہودیوں کی مذہبی دلآزاری کی جا رہی ہے۔ اگر آزادی اظہار کی حرمت کا ہی معاملہ ہے تو پھر فرانس، جرمنی یا آسٹریا میں اس بات کو چیلنج کرنا قانونا کیوں جرم ہے کہ دوسری عالمی جنگ میں یہودیوں کی نسل کشی نہیں کی گئی۔ ان کارٹونوں کی اشاعت سے اگر ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوئی جو مسلمانوں میں مذہبی اصلاح یا اعتدال پسندی کے حامی ہیں اور روشن خیالی کے مباحث کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو اس پر بہت کم لوگوں کو اعتراض ہوتا۔ لیکن ان کارٹونوں سے سوائے اس کے کیا پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام ایک پرتشدد مذہب ہے۔ ان کارٹونوں نے جہاں چہار جانب اشتعال پھیلانے کے اور کیا مثبت اقدام کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ۔ لندن۔ 7/ فروری 2006، صفحہ 1و3)

بہر حال کچھ رویہ بھی مسلمانوں کا تھا جس کی وجہ سے ایسی حرکت کا موقع ملا، لیکن ان لوگوں میں شرفا بھی ہیں جو حقائق بیان کرنا جانتے ہیں۔

مَیں نے مختلف ملکوں سے جو وہاں ردعمل ہوئے، یعنی مسلمانوں کی طرف سے بھی اور ان یورپین دنیا کے حکومتی نمائندوں یا اخباری نمائندوں کی طرف سے بھی جو اظہار رائے کیا گیا ان کی رپورٹیں منگوائی ہیں۔ اس میں خاصی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے اخبار کے اس اقدام کو پسند نہیں کیا۔ لیکن بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہیں نہ کہیں سے کسی وقت ایسا شوشہ چھوڑا جاتا ہے جس سے ان گندے ذہن والوں کے ذہنوں کی غلاظت اور خدا سے دُوری نظر آ جاتی ہے۔ اسلام سے بغض اور تعصب کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن مَیں یہ کہوں گا کہ بدقسمتی سے مسلمانوں کے بعض لیڈروں کے غلط ردعمل سے ان لوگوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں جن سے پھر یہ لوگ بعض سیاسی فائدے بھی اٹھاتے ہیں۔ پھر عام زندگی میں مسلمان کہلانے والوں کے رویے ایسے ہوتے ہیں جن سے یہاں کی حکومتیں تنگ آ جاتی ہیں۔ مثلاً کام نہ کرنا، زیادہ تر یہ کہ گھر بیٹھے ہوئے ہیں، سوشل ہیلپ (Social Help) لینے لگ گئے۔ یا ایسے کام کرنا جن کی اجازت نہیں ہے یا ایسے کام کرنا جن سے ٹیکس چوری ہوتا ہو اور اس طرح کے اَور بہت سے غلط کام ہیں۔ تو یہ موقع مسلمان خود فراہم کرتے ہیں اور یہ ہوشیار قومیں پھر اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

بعض دفعہ ظلم بھی ان کی طرف سے ہو رہا ہوتا ہے لیکن مسلمانوں کے غلط ردعمل کی وجہ سے مظلوم بھی یہی لوگ بن جاتے ہیں اور مسلمانوں کو ظالم بنا دیتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ شاید مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس توڑ پھوڑ کو اچھا نہیں سمجھتی لیکن لیڈرشپ یا چند فسادی بدنام کرنے والے بدنامی کرتے ہیں۔

اب مثلاً ایک رپورٹ ڈنمارک کی ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا، ڈینش عوام کا ردعمل یہ ہے کہ اخبار کی معذرت کے بعد مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس معذرت کو مان لیں اور اس مسئلے کو پرامن طور پر ختم کریں تاکہ اسلام کی اصل تعلیم ان تک پہنچے اور Violence سے بچ جائیں۔ پھر یہ ہے کہ ٹی وی پر پروگرام آ رہے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں کے بچے ڈینشوں کے خلاف ردعمل دیکھ کر کہ ان کے ملک کا جھنڈا جلایا جا رہا ہے، ایمبیسیز جلائی جا رہی ہیں بہت ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں۔ وہ یہ محسوس کر رہے ہیں گویا جنگ کا خطرہ ہے اور ان کو مار دینے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اب عوام میں بھی اور بعض سیاستدانوں میں بھی اس کو دیکھ کر انہوں نے ناپسند کیا ہے اور ایک ردعمل یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ مسلمانوں کی اس دلآزاری کے بدلے میں خود ہمیں ایک بڑی مسجد مسلمانوں کو بنا کر دینی چاہئے جس کا خرچ یہاں کی فرمیں ادا کریں اور کوپن ہیگن کے سپریم میئر نے اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ پھر مسلمانوں کی اکثریت بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہتی ہے کہ ہمیں معذرت کو مان لینا چاہئے لیکن ان کے ایک لیڈر ہیں جو 27 تنظیموں کے نمائندے ہیں وہ یہ بیان دے رہے ہیں کہ اگرچہ اخبار نے معذرت کر دی ہے تاہم وہ ایک بار پھر ہمارے سب کے سامنے آ کر معذرت کرے تو ہم مسلمان ملکوں میں جا کر بتائیں گے کہ اب تحریک کو ختم کر دیں۔ اسلام کی ایک عجیب خوفناک تصویر کھینچنے کی یہ کوشش کرتے ہیں۔ بجائے صلح کا ہاتھ بڑھانے کے ان کا رجحان فساد کی طرف ہے۔ ان فسادوں سے جماعت احمدیہ کا تو کوئی تعلق نہیں مگر ہمارے مشنوں کو بھی فون آتے ہیں، بعض مخالفین کی طرف سے دھمکیوں کے خط آتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ جہاں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں، مشن ہیں، محفوظ رکھے اور ان کے شر سے بچائے۔

بہر حال جب غلط ردعمل ہوگا تو اس کا دوسری طرف سے بھی غلط اظہار ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب ان لوگوں نے اپنے رویے پر معافی وغیرہ مانگ لی اور پھر مسلمانوں کا ردعمل جب سامنے آتا ہے تو اس پر باوجود یہ لوگ ظالم ہونے کے، بہر حال انہوں نے ظلم کیا ایک نہایت غلط قدم اٹھایا، اب مظلوم بن جاتے ہیں۔ تو اب دیکھیں کہ وہ ڈنمارک میں معافیاں مانگ رہے ہیں اور مسلمان لیڈر اَڑے ہوئے ہیں۔ پس ان مسلمانوں کو بھی ذرا عقل کرنی چاہئے کچھ ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور اپنے ردعمل کے طریقے بدلنے چاہئیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا تھا شاید بلکہ یقینی طور پر سب سے زیادہ اس حرکت پر ہمارے دل چھلنی ہیں لیکن ہمارے ردعمل کے طریق اور ہیں۔ یہاں مَیں یہ بھی بتا دوں کہ کوئی بعید نہیں کہ ہمیشہ کی طرح وقتاً فوقتاً یہ ایسے شوشے آئندہ بھی چھوڑتے رہیں، کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر جائیں جس سے پھر مسلمانوں کی دلآزاری ہو۔ اور ایک مقصد یہ بھی اس کے پیچھے ہو سکتا ہے کہ قانونا مسلمانوں پر خاص طور پر مشرق سے آنے والے اور برصغیر پاک و ہند سے آنے والے مسلمانوں پر اس بہانے پابندی لگانے کی کوشش کی جائے۔ بہر حال قطع نظر اس کے کہ یہ پابندیاں لگاتے ہیں یا نہیں، ہمیں اپنے رویے، اسلامی اقدار اور تعلیم کے مطابق ڈھالنے چاہئیں، بنانے چاہئیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اسلام کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ابتداء سے ہی یہ سازشیں چل رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے کیونکہ اس کی حفاظت کرنی ہے، وعدہ ہے اس لئے وہ حفاظت کرتا چلا آ رہا ہے، ساری مخالفانہ کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

اس زمانے میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے، اور اس زمانے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے ہوئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور بعد میں آپؑ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپؑ کے خلفاء نے جماعت کی رہنمائی کی اور ردعمل ظاہر کیا اور پھر جو اس کے نتیجے نکلے اس کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہڑتالیں نہ کر کے اور ان میں شامل نہ ہو کر ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی درد نہیں ہے، ان پر جماعت کے کارنامے واضح ہو جائیں۔

ہمارا ردعمل ہمیشہ ایسا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ نکھر کر سامنے آئے۔ قرآن کریم کی تعلیم نکھر کر سامنے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ناپاک حملے دیکھ کر بجائے تخریبی کارروائیاں کرنے کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگنے والے ہم بنتے ہیں۔ اب مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عشق رسولؐ کی غیرت پر دو مثالیں دیتا ہوں۔

پہلی مثال عبداللہ آتھم کی ہے جو عیسائی تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے انتہائی غلیظ ذہن کا مظاہرہ کرتے ہوئے دجّال کا لفظ نعوذ باللہ استعمال کیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسلام اور عیسائیت کے بارے میں ایک مباحثہ بھی چل رہا تھا، ایک بحث ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سو میں پندرہ دن تک بحث میں مشغول رہا، بحث چلتی رہی اور پوشیدہ طور پر آتھم کی سرزنش کے لئے دعا مانگتا رہا۔ یعنی جو الفاظ اس نے کہے ہیں اس کی پکڑ کے لئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جب بحث ختم ہوئی تو مَیں نے اس سے کہا کہ ایک بحث تو ختم ہو گئی مگر ایک رنگ کا مقابلہ باقی رہا جو خدا کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب ''اندرونہ بائیبل'' میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کے نام سے پکارا ہے۔ اور مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور سچا جانتا ہوں اور دین اسلام کو من جانب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ پس یہ وہ مقابلہ ہے کہ آسمانی فیصلہ اس کا تصفیہ کرے گا۔ اور وہ آسمانی فیصلہ یہ ہے کہ ہم دونوں میں سے جو شخص اپنے قول میں جھوٹا ہے اور ناحق رسول کو کاذب اور دجال کہتا ہے اور حق کا دشمن ہے وہ آج کے دن سے پندرہ مہینے تک اس شخص کی زندگی میں ہی جو حق پر ہے ہاویہ میں گرے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ یعنی راستباز اور صادق نبی کو دجال کہنے سے باز نہ آوے اور بے باکی اور بدزبانی نہ چھوڑے۔ یہ اس لئے کہا گیا کہ صرف کسی مذہب کا انکار کر دینا دنیا میں مستوجب سزا نہیں ٹھہرتا بلکہ بے باکی اور شوخی اور بدزبانی مستوجب سزا ٹھہرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جب مَیں نے یہ کہا تو اس کا رنگ فق ہو گیا، چہرہ زرد ہو گیا اور ہاتھ کانپنے لگے تب اس نے بلاتوقف اپنی زبان منہ سے نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر دھر لئے اور ہاتھوں کو مع سر کے ہلانا شروع کیا جیسا ایک ملزم خائف ایک الزام کا سخت انکار کر کے توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور بار بار کہتا تھا کہ توبہ توبہ مَیں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی اور پھر بعد میں بھی اسلام کے خلاف کبھی نہیں بولا۔

تو یہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھنے والے شیر خدا کا ردّعمل۔ وہ للکارتے تھے ایسی حرکتیں کرنے والوں کو۔

پھر ایک شخص لیکھرام تھا جو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا تھا۔ اس کی اس دریدہ دہنی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ باز نہ آیا۔ آخر آپؑ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دردناک موت کی خبر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب مَیں نے اس پر بددعا کی کہ تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ 6 سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ یہ ان کے لئے نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ بڑی دردناک موت مرا۔

یہی اسلوب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھائے کہ اس قسم کی حرکت کرنے والوں کو سمجھاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن بیان کرو، دنیا کو ان خوبصورت اور روشن پہلوؤں سے آگاہ کرو جو دنیا کی نظر سے چھپے ہوئے ہیں اور اللہ سے دعا کرو کہ یا تو اللہ تعالیٰ ان کو ان حرکتوں سے باز رکھے یا پھر خود ان کی پکڑ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اپنے طریقے ہیں وہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس طریقے سے کس کو پکڑنا ہے۔

پھر خلافت ثانیہ میں ایک انتہائی بے ہودہ کتاب ’’رنگیلا رسول‘‘ کے نام سے لکھی گئی۔ پھر ایک رسالے ’’ورتمان‘‘ نے ایک بیہودہ مضمون شائع کیا جس پر مسلمانان ہند میں ایک جوش پیدا ہو گیا۔ ہر طرف مسلمانوں میں ایک جوش تھا اور بڑا سخت ردّعمل تھا۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بھائیو! مَیں دردمند دل سے پھر کہتا ہوں کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے۔ وہ بزدل ہے کیونکہ وہ اپنے نفس سے دب گیا ہے۔ اب یہ حدیث کے مطابق ہے غصہ کو دبانے والا اصل میں بہادر ہوتا ہے۔ فرمایا کہ بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کر لیتا ہے اور جب تک اسے پورا نہ کرے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ آپؓ نے فرمایا اسلام کی ترقی کے لئے تین باتوں کا عہد کرو۔ پہلی بات یہ کہ آپ خشیت اللہ سے کام لیں گے اور دین کو بے پرواہی کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ پہلے خود اپنے عمل ٹھیک کرو۔ دوسرے یہ کہ تبلیغ اسلام سے پوری دلچسپی لیں گے۔ اسلام کی تعلیم دنیا کے ہر شخص کو پتہ لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں، محاسن خوبصورت زندگی پتہ لگے، اسوہ پتہ لگے۔ تیسرے یہ کہ آپ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اب ہر ایک مسلمان کا عام آدمی کا بھی لیڈروں کا بھی فرض ہے۔ اب دیکھیں باوجود آزادی کے یہ مسلمان ممالک جو آزاد کہلاتے ہیں آزاد ہونے کے باوجود ابھی تک تمدنی اور اقتصادی غلامی کا شکار ہیں۔ ان مغربی قوموں کے مرہون منت ہیں ان کی نقل کرنے کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ خود کام نہیں کرتے زیادہ تر ان پر ہمارا انحصار ہے۔ اور اسی لئے یہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کے جذبات سے یہ کھیلتے بھی رہتے ہیں۔ پھر آپؓ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے بھی شروع کروائے۔ تو یہ طریقے ہیں احتجاج کے، نہ کہ توڑ پھوڑ کرنا فساد پیدا کرنا۔ اور ان باتوں میں جو آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کی تھیں سب سے زیادہ احمدی مخاطب ہیں۔

ان ملکوں کی بعض غلط روایات غیر محسوس طریقے پر ہمارے بعض خاندانوں میں داخل ہو رہی ہیں۔ مَیں احمدیوں کو کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی مخاطب تھے۔ یہ جو اچھی چیزیں ہیں ان کے تمدن کی وہ تو اختیار کریں لیکن جو غلط باتیں ہیں ان سے ہمیں بچنا چاہئے۔ تو ہماری ایکشن (Reaction) یہی ہونا چاہئے کہ بجائے صرف توڑ پھوڑ کے ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے، ہم دیکھیں ہمارے عمل کیا ہیں، ہمارے اندر خدا کا خوف کتنا ہے، اس کی عبادت کی طرف کتنی توجہ ہے، دینی احکامات پر عمل کرنے کی طرف کتنی توجہ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی طرف کتنی توجہ ہے۔

پھر دیکھیں خلافت رابعہ کا دور تھا جب رُشدی نے بڑی توہین آمیز کتاب لکھی تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبات بھی دیئے تھے اور ایک کتاب بھی لکھوائی تھی۔ پھر جس طرح کہ مَیں نے کہا یہ حرکتیں ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ سال کے شروع میں بھی اس طرح کا ایک مضمون آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں۔ اس وقت بھی مَیں نے جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی توجہ دلائی تھی کہ مضامین لکھیں خطوط لکھیں، رابطے وسیع کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی خوبیاں اور ان کے محاسن بیان کریں۔ تو یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو دنیا کو دکھانے کا سوال ہے یہ توڑ پھوڑ سے تو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے اگر ہر طبقے کے احمدی ہر ملک میں دوسرے پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی شامل کریں کہ تم بھی اس طرح پر امن طور پر یہ ردّعمل ظاہر کرو اپنے رابطے بڑھاؤ اور لکھو تو ہر ملک میں ہر طبقے میں اتمام حجت ہو جائے گی اور پھر جو کرے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۸) کہ ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔ اور آپؐ سے بڑی ہستی، رحمت بانٹنے والی ہستی، نہ پہلے کبھی پیدا ہوئی اور نہ بعد میں ہو سکتی ہے۔ ہاں آپ کا اُسوہ ہے جو ہمیشہ قائم ہے اور اس پر چلنے کی ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے لئے بھی سب سے بڑی ذمہ داری احمدی کی ہے، ہم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ تو بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے اور یہ لوگ آپ کی یہ تصویر پیش کرتے ہیں جس سے انتہائی بھیانک تصور ابھرتا ہے۔ پس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار محبت اور رحمت کے اسوہ کو دنیا کو بتانا چاہئے اور ظاہر ہے اس کو بتانے کے لئے مسلمانوں کو اپنے رویے بھی بدلنے پڑیں گے۔ دہشت گردی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ سے بچنے کی بھی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ جب تک کہ آپ پر مدینہ میں آ کر جنگ ٹھونسی نہیں گئی۔ پھر بہرحال اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دفاع میں جنگ کرنی پڑی۔ لیکن وہاں بھی کیا حکم تھا کہ ﴿وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ (البقرۃ:190) کہ اے مسلمانو! لڑو اللہ کی راہ میں جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اپنے پر نازل ہونے والی شریعت پر عمل کرنے والے تھے۔ ان کے بارے میں ایسے نازیبا خیالات کا اظہار کرنا انتہائی ظلم ہے۔ بہرحال جس طرح یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے معافی مانگ لی ہے اور ہمارے مبلغ کی بھی رپورٹ ہے کہ ان میں سے ایک نے معافی مانگی تھی اظہار کیا تھا۔

دوسرے مسلمانوں کو تو یہ جوش ہے کہ ہڑتالیں کر رہے ہیں توڑ پھوڑ کر رہے ہیں کیونکہ ان کا ردّعمل یہی ہے کہ توڑ پھوڑ ہو اور ہڑتالیں ہوں اور جماعت احمدیہ کا اس واقعہ کے بعد جو فوری ردّعمل ظاہر ہونا چاہئے تھا وہ ہوا۔ احمدی کا ردّعمل یہ تھا کہ انہوں نے فوری طور ان پر اخباروں سے رابطہ پیدا کیا۔ اور پھر یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے کہ 2006ء کی فروری میں ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ یہ واقعہ تو گزشتہ سال کا ہے۔ ستمبر میں یہ حرکت ہوئی تھی تو اُس وقت ہم نے کیا کیا تھا۔ یہ جیسا کہ مَیں نے کہا ستمبر کی حرکت ہے یا اکتوبر کے شروع کی کہہ لیں۔ تو ہمارے مبلغ نے اس وقت فوری طور پر ایک تفصیلی مضمون تیار کیا اور جس اخبار میں کارٹون شائع ہوا تھا ان کو یہ بھجوایا اور تصاویر کی اشاعت پر احتجاج کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بارے میں بتایا کہ یہ ہمارا احتجاج اس طرح ہے۔ ہم جلوس تو نہیں نکالیں گے لیکن قلم کا جہاد ہے جو ہم تمہارے ساتھ کریں گے۔ اور تصویر کی اشاعت پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اس کو بتایا کہ ضمیر کی آزادی تو ہو گی لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ دوسروں کی دلآزاری کی جائے۔ بہرحال اس کا مثبت ردّعمل ہوا۔ ایک مضمون بھی اخبار کو بھیجا گیا تھا جو اخبار نے شائع کر دیا۔ ڈینش عوام کی طرف سے بڑا اچھا ردّعمل ہوا کیونکہ مشن میں بذریعہ فون اور خطوط بھی انہوں نے ہمارے مضمون کو کافی پسند کیا، پیغام آئے۔ پھر ایک میٹنگ میں جرنلسٹ یونین کے صدر کی طرف سے شمولیت کی دعوت ملی۔ وہاں گئے وہاں وضاحت کی کہ ٹھیک ہے تمہارا قانون آزادی ضمیر کی اجازت دیتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسروں کے مذہبی رہنماؤں اور قابل تکریم ہستیوں کو ہتک کی نظر سے دیکھو اور ان کی ہتک کی جائے۔ اور یہاں جو مسلمان اور عیسائی اس معاشرے میں اکٹھے رہ رہے ہیں ان کے جذبات کا بہرحال خیال رکھنا ضروری ہے، کیونکہ اس کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

پھر ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر حسین تعلیم ہے اور کیسا اسوہ ہے اور کتنے اعلیٰ اخلاق کے آپؐ مالک تھے اور کتنے لوگوں کے ہمدرد تھے، کس طرح ہمدرد تھے خدا کی مخلوق سے اور ہمدردی اور شفقت کے مظہر تھے۔ چند واقعات جب ان کو بتائے کہ بتاؤ کہ جو ایسی تعلیم والا شخص اور ایسے عمل والا شخص ہے اس کے بارے میں اس طرح کی تصویر بنانی جائز ہے؟ تو جب یہ باتیں ہمارے مشنری کی ہوئیں تو انہوں نے بڑا پسند کیا بڑا سراہا۔ اور ایک کارٹونسٹ نے برملا یہ اظہار کیا کہ اگر اس طرح کی میٹنگ پہلے ہو جاتی تو وہ ہرگز کارٹون نہ بناتے، اب انہیں پتہ چلا ہے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ اور ساروں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ٹھیک ہے ڈائیلاگ (Dialogue) کا سلسلہ چلتا رہنا چاہئے۔

پھر صدر یونین کی طرف سے بھی پریس ریلیز جاری کی گئی جس کا مسودہ بھی سب کے سامنے سنایا گیا اور ٹی وی پر انٹرویو ہوا جو بڑا اچھا رہا۔ پھر منسٹر سے بھی میٹنگ کی۔ تو بہرحال جماعت کوشش کرتی ہے۔ دوسرے ملکوں میں بھی اس طرح ہوا ہے۔ تو بہرحال جہاں بنیاد تھی وہاں جماعت نے کافی کام کیا ہے۔ اور کارٹون کی وجہ جو بنی ہے وہ یہ ہے کہ ڈنمارک میں ایک ڈینش رائٹر نے ایک کتاب لکھی ہے، اس کا ترجمہ یہ

ہے کہ '' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور قرآن'' جو مارکیٹ میں آچکی ہے۔ اس کتاب والے نے کچھ تصویریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا کر بھیجنے کو کہا تھا تو بعضوں نے بنائیں۔ وہ تصویریں تھیں اور اپنا نام ظاہر نہیں کیا کہ مسلمانوں کا ردعمل ہوگا۔ تو بہر حال یہ کتاب ہے جو وجہ بن رہی ہے اس اخبار میں بھی کارٹون ہی وجہ بنی تھی تو اس بارے میں بھی ان کو مستقل کوشش کرتے رہنا چاہئے اور دنیا میں ہر جگہ اگر اس کو پڑھ کر جہاں جہاں بھی اعتراض کی باتیں ہوں وہ پیش کرنی چاہئیں اور جواب دینے چاہئیں۔ لیکن وہاں ڈنمارک میں یہ بھی تصور ہے کہتے ہیں بعض مسلمانوں کے ذریعہ غلط کارٹون جو ہم نے شائع ہی نہیں کئے وہ دکھا کے مسلمان دنیا کو ابھارنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پتہ نہیں یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے لیکن ہماری اس فوری توجہ سے اُن میں احساس بہر حال پیدا ہوا ہے۔ یہ اسی وقت شروع ہوگیا تھا ان لوگوں کو تو آج پتہ لگ رہا ہے۔ جبکہ یہ تین مہینے پہلے کی بات ہے۔

تو جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ہر ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر جو اسلام کے بارے میں جنگی جنونی ہونے کا ایک تصور ہے اس کو دلائل کے ساتھ رد کرنا ہمارا فرض ہے۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ اخباروں میں بھی کثرت سے لکھیں۔ اخباروں کو، لکھنے والوں کو سیرت پر کتابیں بھی بھیجی جاسکتی ہیں۔

پھر یہ بھی ایک تجویز ہے آئندہ کے لئے، یہ بھی جماعت کو پلان (Plan) کرنا چاہئے کہ نوجوان جرنلزم (Journalism) میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش کریں جن کو اس طرف زیادہ دلچسپی ہوتا کہ اخباروں کے اندر بھی ان جگہوں پر بھی، ان لوگوں کے ساتھ بھی ہمارا نفوذ رہے۔ کیونکہ یہ حرکتیں وقتاً فوقتاً اٹھتی رہتی ہیں۔ اگر میڈیا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وسیع تعلق قائم ہوگا تو ان چیزوں کو روکا جاسکتا ہے، ان بیہودہ حرکات کو روکا جاسکتا ہے۔ اگر پھر بھی اس کے بعد کوئی ڈھٹائی دکھاتا ہے تو پھر ایسے لوگ اس زمرے میں آتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ (الاحزاب: 58) یعنی وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔ یہ حکم ختم نہیں ہوگیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ آپ کی تعلیم ہمیشہ زندگی دینے والی تعلیم ہے۔ آپ کی شریعت ہر زمانے کے مسائل حل کرنے والی شریعت ہے۔ آپ کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے۔ تو اس لئے یہ جو تکلیف ہے آپ کے ماننے والوں کو جو تکلیف پہنچائی جارہی ہے کسی بھی ذریعہ سے اس پر بھی آج صادق آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات زندہ ہے وہ دیکھ رہی ہے کہ کیسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

پس دنیا کو آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ دنیا کو ہمیں بتانا ہوگا کہ جو اذیت یا تکلیف تم پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی سزا آج بھی دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ اور اس کے رسول کی دلآزاری سے باز آؤ۔ لیکن جہاں اس کے لئے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارے میں دنیا کو بتانا ہے وہاں اپنے عمل بھی ہمیں ٹھیک کرنے ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے اپنے عمل ہی ہیں جو دنیا کے منہ بند کریں گے اور یہی ہیں جو دنیا کا منہ بند کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے رپورٹ میں بتایا تھا وہاں ایک مسلمان عالم پر یہی الزام منافقت کا لگایا جارہا ہے کہ ہمیں کچھ کہتا ہے اور وہاں جاکے کچھ کرتا ہے، ابھارتا ہے۔ وہ شاید میں نے رپورٹ پڑھی نہیں۔ تو ہمیں اپنے ظاہر اور باطن کو، اپنے قول و فعل کو ایک کرکے یہ عملی نمونے دکھانے ہوں گے۔

مسلمان کہلانے والوں کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ احمدی ہیں یا نہیں، شیعہ ہیں یا سنی ہیں یا کسی بھی دوسرے مسلمان فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جب حملہ ہو تو وقتی جوش کی بجائے، جھنڈے جلانے کی بجائے، توڑ پھوڑ کرنے کی بجائے، ایمبیسیوں پر حملے کرنے کی بجائے اپنے عملوں کو درست کریں کہ غیر کو انگلی اٹھانے کا موقع ہی نہ ملے۔ کیا یہ آگ لگانے سے سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام کی نعوذ باللہ صرف اتنی قدر ہے کہ جھنڈے جلانے سے یا کسی سفارتخانے کا سامان جلانے سے بدلہ لے لیا۔ نہیں ہم تو اس نبی کے ماننے والے ہیں جو آگ بجھانے آیا تھا، وہ محبت کا سفیر بن کر آیا تھا، وہ امن کا شہزادہ تھا۔ پس کسی بھی سخت اقدام کی بجائے دنیا کو سمجھائیں اور آپؐ کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے لیکن میں احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ ان کو تو پتہ نہیں یہ عقل اور سمجھ آئے کہ نہ آئے لیکن آپ میں سے ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان، ہر مرد اور ہر عورت بیہودہ کارٹون شائع ہونے کے ردعمل کے طور پر اپنے آپ کو ایسی آگ لگانے والوں میں شامل کریں جو کبھی نہ بجھنے والی آگ ہو، جو کسی ملک کے جھنڈے یا جائیدادوں کو لگانے والی آگ نہ ہو جو چند منٹوں میں یا چند گھنٹوں میں بجھ جائے۔ اب بڑے جوش سے لوگ کھڑے ہیں (پاکستان کی ایک تصویر تھی) آگ لگا رہے ہیں، جس طرح کوئی بڑا معرکہ مار رہے ہیں۔ یہ پانچ منٹ میں آگ بجھ جائے گی، ہماری آگ تو ایسی ہونی چاہئے جو ہمیشہ لگی رہنے والی آگ ہو۔ وہ آگ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی آگ جو آپؐ کے ہر اسوہ کو اپنانے اور دنیا کو دکھانے کی آگ ہو۔ جو آپ کے دلوں اور سینوں میں لگے تو پھر لگی رہے۔ یہ آگ ایسی ہو جو دعاؤں میں بھی ڈھلے اور اس کے شعلے ہر دم آسمان تک پہنچتے رہیں۔

پس یہ آگ ہے جو ہر احمدی نے اپنے دل میں لگانی ہے اور اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالنا ہے۔

لیکن اس کے لئے پھر وسیلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بننا ہے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے، دنیا کی لغویات سے بچنے کے لئے، اس قسم کے جو فتنے اٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کے لئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے۔ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کے لئے اپنی نسلوں کو احمدیت اور اسلام پر قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:57) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا، بلکہ اس کے تو کئی حوالے ہیں کہ مجھ پر تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا ہی کافی ہے تمہیں جو حکم ہے وہ تمہیں محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔

پس ہمیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس درود کی ضرورت ہے۔ باقی اس آیت اور اس حدیث کا جو پہلا حصہ ہے اس سے اس بات کی ضمانت مل گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرانے اور استہزاء کا چاہے یہ لوگ جتنی مرضی کوشش کرلیں اللہ اور اس کے فرشتے جو آپ پر سلامتی بھیج رہے ہیں ان کی سلامتی کی دعا سے مخالف کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملوں سے ان کو کبھی کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے اور تمام دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانا ہے۔

اور جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس زمانے میں آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر چھوڑا ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کا ایک حوالہ ہے اقتباس ہے، کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر فرمایا کہ درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 8 صفحہ 7 پرچہ 28/ فروری 1903ء)

اللہ کرے کہ ہم زمانے کے فتنوں سے بچنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں قائم رکھنے کے لئے، آپ کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آپ پر درود بھیجتے ہوئے، اللہ کی طرف جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے فضل اور فیض کے وارث بنتے چلے جائیں۔ اللہ ہماری مدد کرے۔

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر تلوار کا جہاد ختم کر دیا تو یہ مالی قربانیوں کا جہاد ہی ہے جس کو کرنے سے تم اپنے نفس کا بھی اور اپنی جانوں کا بھی جہاد کر رہے ہوتے ہو۔ یہ زمانہ جو مادیت سے پُر زمانہ ہے ہر قدم پر روپے پیسے کا لالچ کھڑا ہے۔ ہر کوئی اس فکر میں ہے کس طرح روپیہ پیسہ کمائے۔ یہ تجارتیں، یہ خرید و فروخت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہترین تجارت یہ ہے کہ اس کی راہ میں مالی قربانی کرو۔ اور اس زمانے میں کیونکہ نئی نئی ایجادیں بھی ہو گئی ہیں جیسا کہ میں نے کہا ہے اور دنیا ایک ہو جانے کی وجہ سے ترجیحات بھی بدل گئی ہیں تو جہاں جہاں بھی یہ مالی قربانی ہو رہی ہے یہ ایک جہاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی مالی قربانیوں کی بعض مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظارے ہمیں نظر آتے ہیں۔ اس زمانہ میں مادیت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ آج زمانہ دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود ؑ سے جو وعدے کئے تھے اس کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ مالی قربانی ہے۔ نومبائعین کو شروع سے ہی مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ پس اگر یہ عادت پڑ گئی خواہ چندہ وقف جدید میں یہ تھوڑی قربانی دے کر شامل ہوں پھر اس طرح یہ عادت بڑھتی جائے گی اور مالی قربانیوں کی توفیق بھی بڑھتی جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ جو میں بار بار زور دیتا ہوں کہ نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے لیکن اگر نئے آنے والوں کو اس کی عادت نہ ڈالی اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے لیت و لعل سے کام لیتے رہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت انذار فرمایا ہے۔ پس اس انعام کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود ؑ کو ماننے کی جو توفیق دی ہے اس کا شکر بجالائیں اور آپؑ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ مالی قربانیاں کوئی معمولی چیز نہیں ہیں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ ایمان مضبوط کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہونے کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی مالی تحریک ہوتی تو صحابہ مزدوریاں کر کے اس میں چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ تا کہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب پانے والے بنیں۔ حضور انور نے احادیث اور حضرت مسیح موعود ؑ کے ارشادات کے حوالہ سے مالی قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی مدد دیکھنے کے لئے ہر ایک کو اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، اس ملک میں بھی اور پاکستان میں بھی اس کے پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے۔ چاہے نئے آنے والے ہیں یا پرانے احمدی ہیں۔ اگر مالی قربانیوں کی روح پیدا نہیں ہوتی تو ایمان کی جو مضبوطی ہے وہ پیدا نہیں ہوتی۔ کوئی یہ نہ دیکھے کہ معمولی توفیق ہے، غریب آدمی ہوں اس رقم سے کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے جذبے اور خلوص سے دیئے ہوئے ایک پیسے کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود ؑ کے عہد مبارک کے بعض غریب صحابہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں یہ مثالیں غریب اور نئے آنے والوں کو توجہ دلانے والی ہیں وہاں اچھے کھاتے پیتے احمدیوں کے لئے بھی سوچ کا مقام ہے کہ وہ دیکھیں کہ کیا وہ جو قربانی کر رہے ہیں کبھی ان کو احساس ہوا ہے کہ یہ واقعی مالی قربانی ہے۔ غریب آدمی تو اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتا ہے۔ لیکن امراء بھی اس نسبت سے چندہ دیتے ہیں کہ نہیں۔ اگر انہیں احساس نہیں ہوا کہ یہ قربانی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان میں ابھی بہت گنجائش ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں لوگ مالی قربانیاں دیں وہاں جو معلمین اور مبلغین ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر مسجد میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ پھر جماعت کے افراد کو اپنی اور اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے آخر پر چندہ وقف جدید کی اس سال کی وصولی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید کی کل وصولی 21 لاکھ 42 ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے جو اللہ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پاؤنڈ زائد ہے۔ الحمد للہ۔ اور شامل ہونے والوں کی تعداد 4,66000 ہے۔ 51 ہزار نئے مخلصین اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور نے چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے مختلف ممالک کی پوزیشن بیان کرنے کے بعد فرمایا:

یکم جنوری 2006ء سے وقف جدید کا نیا سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ آج اس کا اعلان بھی میں کر رہا ہوں۔ یہ وقف جدید کا انچاسواں سال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سال میں پہلے سے بڑھ کر ثمرات عطا فرمائے۔ جماعت کے مالی قربانیوں کے معیار بھی بلند ہوں اور واقفین زندگی، مربیان، معلمین کے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے ہر فرد کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس بھی ہو اور ہم میں سے ہر ایک، ایک تڑپ کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹنے والا ہو اور اس کوشش میں رہے اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ کا وزٹ

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے حضور انور کچھ دیر کے لئے ایوان خدمت اور ایوان انصار میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں انفرادی و فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں نیپال، مدھئی، پاکستان اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ نیپال مدھئی اور ربوہ پاکستان کے علاوہ ہندوستان کی 24 جماعتوں حیدرآباد، عثمان آباد، کیرنگ، قادیان، ناسنور، امروہہ، گوالیار، Pankal، Karyl، علی گڑھ، Mandajan، Kashanganj، سہارنپور، Jammu، Baraala، Soopean، Bhadarwah، گیا، آگرہ، کانپور، پونچھ، دہلی اور لدھیانہ کی 70 فیملیز کے 480 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

7 جنوری 2006ء بروز ہفتہ :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مجلس انصار اللہ بھارت کے ساتھ میٹنگ

سوا دس بجے حضور انور "ایوان انصار" تشریف لے گئے جہاں مجلس انصار اللہ بھارت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے قائدین سے ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کا جائزہ لیا اور ہر قائد کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے قائد عمومی سے مجالس انصار اللہ کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی رپورٹس بھجوانے میں بے قاعدہ ہیں۔ اور جو رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کے بارہ میں کیا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مرکز کا کام ہے کہ ہر مجلس سے براہ راست رابطہ رکھے اور براہ راست یاد دہانی کروائیں، خط لکھیں یا فون وغیرہ کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو عہدیدار اتنے سست ہیں کہ جواب ہی نہیں دیتے ان کی رپورٹ ہونی چاہئے ان کو ہٹا دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا جو بے قاعدگی سے رپورٹ بھجواتے ہیں ان کو بھی Active کیا جائے۔ اور بار بار یاد دہانی کروائی جائے۔ حضور نے فرمایا: ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ میں تمام شعبوں کی ماہانہ رپورٹ کا ذکر ہونا چاہئے۔

نائب صدر صف دوم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ نومبائعین کی دو صد مجالس قائم کی ہیں۔ زیادہ تر صف دوم کے انصار ہیں۔

حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کو نمازوں کے قیام اور قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں اور وصیت کے نظام کو متعارف کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا: صف دوم کے انصار کے اس احساس کو ختم کرنے کے لئے کہ اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں ان کے اپنے پروگرام ہونے چاہئیں۔ مثلاً سائیکلنگ ہو، صبح کی سیر ہو، کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔

حضور نے فرمایا: بعض لوگوں کو ایک دو میل جانا ہوتا ہے لیکن بس کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں۔ ایک دو میل پیدل چل کر نہیں جاتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نیروبی (کینیا) میں دیکھا ہے کہ وہاں لوگ پانچ چھ میل پیدل چل کر اپنے کام پر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ عادت ڈالنی چاہئے اور کرایہ کی رقم اور جگہ خرچ کریں۔

"معاون صدر" نے اپنے کام کے بارہ میں بتایا کہ صدر مجلس جو کام سپرد کرتے ہیں وہ کیا جاتا ہے۔ نومبائعین کی رپورٹس کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ان سے خط و کتابت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تین سال سے زائد کو نومبائع کہنا چھوڑ دیں۔ پھر انہیں یہ احساس ہوگا کہ ہماری کوئی علیحدہ حیثیت نہیں ہے۔ تین سال کا عرصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کی تربیت ہو جائے اور نظام کا پتہ چل جائے۔

حضور انور نے فرمایا: جو تین سال سے قبل کے ہیں اب ان کو باقاعدہ نظام کا حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ ہرگز مقصد نہیں تھا کہ وہ بالکل علیحدہ چیز بنا دیئے جائیں۔ ان کا تشخص علیحدہ قائم کیا جائے۔ حضور نے فرمایا: اب آپ کی ساری جماعتیں پرانی ہیں۔ نومبائع صرف وہ ہے جو گزشتہ تین سال میں شامل ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب یہ جائزہ لیں کہ کتنے ہیں جو نظام میں سموئے گئے ہیں۔ اگر نہیں سموئے گئے تو ان کی ٹریننگ اور تربیت کا علیحدہ پروگرام بنائیں۔ نئی مجالس کے زعماء، ان کے منتظمین ان کی ٹریننگ کریں۔ ریفریشر کورسز کا انعقاد ہو۔ تربیتی پروگرام ہوں۔ اتنا عرصہ ہو گیا ہے یہ لوگ فعال ممبر نہیں بن رہے۔ اب ان سب کو فعال ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: کچھ کو یہاں مرکز میں بلائیں۔ ان کا دس پندرہ روز کا ریفریشر کورس ہو۔ پھر قائدین کو ان کے علاقوں میں بھی بھجوائیں۔ وہاں جا کر ٹریننگ دیں۔ اسی طرح ہر صوبے کے سنٹر میں، مرکز میں ریفریشر کورس ہوں۔ دس پندرہ دن کے لئے لوگ اکٹھے ہوں، ان کی تربیتی کورسز میں اس علاقہ کے مربی صاحب سے مدد لی جاسکتی ہے۔

"قائد ایثار" نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ میڈیکل کیمپ لگائے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: نئی جماعتوں میں بھی میڈیکل کیمپ لگائیں تا کہ ان کا ایک اچھا اثر قائم ہو۔ ڈاکٹرز جائیں گے ان کو احساس ہوگا کہ ہمارے پیچھے کوئی ہے۔ ہم کو پوچھا جا رہا ہے۔ چھوڑ نہیں دیا گیا۔

حضور نے فرمایا: ایسے علاقوں میں میڈیکل کیمپس لگائیں جو Remote علاقے ہیں، جہاں طبی سہولتیں نہیں ہیں۔

حضور انور نے قائد ایثار کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ ہسپتالوں میں بھی جائیں۔ وہاں بہت سے غریب مریض ہوتے ہیں۔ ان کا حال پوچھیں، ان کی مدد کریں۔ آپ لوگوں کا ایک تشخص قائم ہوگا کہ یہ لوگ ہیں جو خدمت انسانیت کرنے والے ہیں۔

"قائد وقف جدید" کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئے آنے والوں کو بھی اور نئی مجالس کو بھی چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں۔

"قائد تعلیم" سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انصار سے کتنے امتحان لیتے ہیں۔ کیا طریق کار ہے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ پرچے تیار کریں۔ مجالس میں بھجوائیں اور سب انصار امتحان میں شریک ہوں۔ فرمایا امتحانات کو آرگنائز کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کی چھوٹی کتب نصاب میں رکھی جاسکتی ہیں، مطالعہ کے لئے رکھیں اور پھر امتحان ہو۔

"قائد تجنید" کو حضور انور نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کہ آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔

"قائد تربیت نومبائعین" کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے جو نومبائعین چلے آرہے ہیں اس کے لئے آپ کو ایک سال کا عرصہ دیتا ہوں۔ اس کے بعد یہ نومبائعین نہیں رہیں گے اور باقاعدہ

نظام جماعت کا حصہ بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: انصار کا کام ہے کہ گھروں میں تربیت کریں۔ بچوں کو توجہ دلائیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دلائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ نئی مجالس میں کتنے ایسے انصار ہیں جو آپ کی کوششوں کے بعد فعال ہوئے ہیں اور آپ کی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ فرمایا: ایک سال میں ان کا علیحدہ اجتماع کریں اور انہیں بتائیں کہ اب آپ کو اتنے سال ہو گئے ہیں اب آپ باقاعدہ جماعت کا حصہ بن جائیں۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ نئے آنے والوں کو سنبھالیں اور ایک سال کے اندر اندر ان کو نظام کا حصہ بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو نئے احمدی ہیں ان کے اندر اگر تبدیلیاں پیدا ہوئیں تو نظر آنی چاہئیں۔ اور ان تبدیلیوں کو دیکھ کر ان کے عزیز و اقارب واپس آئیں۔ ان کو قریب لائیں۔ فرمایا: جو نئے رابطے قائم ہوئے ہیں ان کا کیا ریسپانس ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں سے رابطہ رکھیں اور ان کو احساس ہو کہ ہم سے رابطہ رکھا جا رہا ہے۔ ہم سے تعلق ہے۔ ہم کو پوچھا جا رہا ہے۔

''قائد تبلیغ'' کو حضور انور نے اپنے تبلیغی پروگراموں کو فعال بنانے کی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ انصار کو عادت ڈالیں کہ وہ اپنے ذاتی رابطے قائم کریں اور تبلیغ کریں۔ اور جو ٹارگٹ آپ نے مجالس کو دیا ہے اس کا Follow Up کریں۔

''قائد تحریک جدید'' سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار تحریک جدید کے چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔

''قائد تعلیم القرآن'' سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے فیصد انصار ہیں جو قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے۔ فرمایا: پروگرام بنا کر مجالس کو بھجوائیں اور اس پر عمل کروائیں اور مجالس سے پوچھیں کہ انصار نے کتنی تعداد میں پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

''قائد تربیت'' نے بتایا کہ نئے آنے والوں میں سے جو تعداد اب تک تربیتی پروگراموں میں شامل نہیں ہے ان میں سے دس فیصد کو ٹارگٹ بنایا جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے تجنید کا جائزہ لیں اور سابقہ تجنید پر بنیاد نہ رکھیں بلکہ مجالس کا خود جائزہ لیں۔ اور پھر معین رپورٹ بنا کر بھجوائیں۔

''زعیم اعلیٰ قادیان'' سے حضور انور نے قادیان کے انصار کی تجنید اور ان کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

''آڈیٹر'' سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں۔ رسیدیں، بل وغیرہ چیک کرتے ہیں، دستخط دیکھتے ہیں کہ صدر کی منظوری سے خرچ ہوتا ہے، اخراجات بجٹ کے اندر ہوتے ہیں۔ ایک مد سے دوسری مد میں تبدیلی قواعد کے مطابق ہے۔

''قائد اشاعت'' سے حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا اشاعت کمیٹی بنائی ہے۔ سہ ماہی رسالہ کی سرکولیشن کے بارہ میں بھی حضور انور نے دریافت فرمایا۔

''قائد ذہانت وصحت جسمانی'' سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ انصار کی صحت کا کیا خیال رکھتے ہیں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گھر سے مسجد وغیرہ آتے ہیں تو اس کو سیر نہیں کہتے۔ چار پانچ میل کی سیر، سیر ہوتی ہے۔ فرمایا: جماعتوں کو جو سرکلر کرتے ہیں تو پھر رپورٹ بھی منگوایا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اپنی نیشنل عاملہ کی سیر کا بھی جائزہ لیا کریں۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

''قائد مال'' سے حضور انور نے انصار کے چندہ مجلس، ان کے بجٹ اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی جو نئی مجالس قائم ہوئی ہیں ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں اور باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔ خواہ ٹوکن کے طور پر چندہ لیں۔ ایک روپیہ یا آٹھ آنے دیں لیکن ہر ایک دے۔

حضور انور نے فرمایا: بنگال کی طرف توجہ کم ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ صدر انصار اللہ کو دور کے صوبوں پر زیادہ نظر رکھنی چاہئے اور دورہ پر جانا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: صوبوں کے ریجن کی سطح پر بھی اجتماع منعقد کریں جو صوبے دور ہیں جہاں انصار کی تعداد یک صد پچاس سے زائد ہو وہاں اجتماع کیا کریں۔ ان لوگوں کو آرگنائز کریں اور ان کو ہی آرگنائزر بنائیں۔

تربیت کے لحاظ سے نمازوں کی پابندی ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ مالی قربانی کی اہمیت انہیں بتائیں۔ اخراجات محتاط طریقے سے کرنے ہیں۔ ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ایک ایک پیسے کی حفاظت کرنی ہے اور ممکنہ حد تک بچت کرنی ہے۔ یہ احساس ان میں پیدا ہونا چاہئے۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ کے ممبران کو رومال اور قلم عطا فرمائے۔

یہ میٹنگ گیارہ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔

ایوان انصار کا معائنہ

اس میٹنگ کے بعد حضور انور نے ''ایوان انصار'' کا معائنہ فرمایا۔ ''ایوان انصار'' مجلس انصار اللہ بھارت کا نیا دفتر ہے جو گزشتہ سالوں میں تعمیر ہوا ہے۔

اس معائنہ کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''ایوان خدمت'' تشریف لے گئے جہاں گیارہ بج کر چالیس منٹ پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ پھر حضور انور نے باری باری مختلف شعبہ جات کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

''معتمد مجلس خدام الاحمدیہ'' سے حضور انور نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور فرمایا کہ کتنی مجالس ہیں جو باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی بے قاعدہ بھجوانے والی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کی جو نئی مجالس ہیں ان کو اب نظام کا فعال حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ اب پرانی ہو چکی ہیں اور پرانی مجالس میں ان کو شمار ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے نظام کو فعال کریں اور اپنی تجنید درست کریں۔

حضور انور نے ذیلی تنظیموں کے قیام کے مقصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جب ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا تھا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ جہاں جماعتی نظام کمزور ہو وہاں ذیلی تنظیموں کا کام آگے بڑھتا رہتا ہے اور حرکت جاری رہتی ہے۔ جہاں ذیلی تنظیمیں کمزور ہوں وہاں جماعتی نظام میں حرکت رہتی ہے۔ جہاں یہ دونوں Active ہوں وہاں ترقی کی رفتار کئی گنا آگے بڑھ جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر مجلس کو ہدایت فرمائی کہ مشعل راہ کی پانچوں جلدیں ایک ہی وقت میں شائع کریں اور ہر مجلس میں اس کی کاپی پہنچنی چاہئے۔ باقی خدام کو کہیں وہ خریدیں اور ان کو پڑھیں۔

''نائب صدر'' نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ دفتری امور ان کے سپرد ہیں۔ حضور نے فرمایا: دفتری امور رپورٹوں کا جائزہ اگر آپ نے لینا ہے تو پھر معتمد کیا کرے گا۔ معتمد کے پاس رپورٹس آتی ہیں اور وہ جائزہ لیتا ہے۔

حضور انور نے صدر مجلس کو فرمایا کہ بعض شعبے تو سپرد کر سکتے ہیں۔ لیکن ساری رپورٹس ان کے سپرد نہیں کر سکتے۔ جو شعبے زیادہ توجہ دینے والے ہیں وہ ان کے سپرد کریں۔

''مہتمم اطفال'' کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو سب مجالس کی طرف سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ اطفال کے تحت بہت زیادہ کام ہونے والا ہے۔ اپنے کام کو منظم اور آرگنائز کریں۔ صرف میٹنگ میں بیٹھ کر باتیں کرنے سے کام نہیں ہو جاتا۔ کام ہونا چاہئے اور اس کے لئے محنت سے کوشش کریں۔ اور پوری توجہ دیں۔ حضور انور نے اطفال کے چندہ مجلس کا بھی جائزہ لیا اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے ''مہتمم تجنید'' کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی مجالس کی تجنید درست معلوم نہیں ہوتی۔ اس کا مزید جائزہ لیں، دورے کریں، مقامی قائدین سے رابطہ کریں، Follow Up کریں اور ہر لحاظ سے اپنی تجنید مکمل کریں۔

''مہتمم اشاعت'' نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ بھارت اپنا رسالہ ''مشکوٰۃ'' نکالتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کمپیوٹر سے تصویریں نکال کر دیتے ہیں اور اکٹھا ایک جھمگھٹا بنا دیتے ہیں یہ غلط طریق ہے۔ ہماری اپنی روایات ہیں اس کے مطابق ہی تصاویر شائع ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: مشعل راہ کی تمام جلدیں شائع کریں۔ اسی طرح خدام کے دینی نصاب کی جو کتب ہیں وہ بھی شائع کریں۔ کامیابی کی راہیں ایک جلد میں شائع کریں۔

''مہتمم مال'' سے حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا: اس سال کم از کم 12 ہزار خدام کا ٹارگٹ رکھیں۔ اتنے لوگوں کو شامل کریں۔ اگر ان کو مالی قربانی کا پتہ نہیں لگے گا تو ان کے ایمان کا پتہ نہیں لگے گا۔ حضور انور نے فرمایا: آپ افریقن سے غریب نہیں ہیں۔ وہ بھی بے چارے اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتے ہیں۔

عاملہ میں ایک عہدہ ''وقف جدید'' کا بھی تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ خدام الاحمدیہ کا عہدہ نہیں ہے۔ یہ اطفال کے سپرد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اطفال کے سپرد کیا تھا۔ آپ اطفال پر ذمہ داری ڈالیں اور ننھے مجاہدین کی بھی لسٹ بنائیں اور مجھے بتائیں۔

مہتمم ''خدمت خلق'' نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پانچ بڑی مجالس میں دانتوں کے علاج کے لئے فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے ہیں۔ پورے بھارت میں ''ہفتہ خدمت خلق'' کے انعقاد کا پروگرام ہے۔ ہومیو پیتھک علاج کے کیمپ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بڑے شہروں میں بلڈ ڈونرز کی ایک ٹیم بنائیں۔ 100 صحت مند خدام لیں اور ہسپتال میں رجسٹر کروائیں۔ خدام الاحمدیہ کے نام سے رجسٹر ہوں۔ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بلڈ بینک میں آپ کا نام موجود ہو۔ جب ضرورت پڑے آپ کو بلا لیں۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح قادیان میں بھی ایک ٹیم بنائیں۔ ''نور ہسپتال'' والوں کو پتہ ہو کہ کون کون سے خدام ہیں اور کون سا خون کا گروپ ہے۔ اسی طرح امرتسر میں رجسٹر کروالیں۔ بنگال، کیرالہ، اڑیسہ، دہلی میں بھی کریں۔ یہ بہت بڑا کام ہے اور اس کو آرگنائز کریں۔

''مہتمم تعلیم'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کتاب ''کامیابی کی راہیں'' کا سال میں دو مرتبہ امتحان لیا کریں۔ یہ کتاب شائع کروائیں اور تمام جماعتوں کو بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کی عاملہ سے بھی امتحان لیں۔ عاملہ کے سب ممبران امتحان میں شامل ہوں۔

''مہتمم تبلیغ'' کو حضور انور نے تبلیغی پروگراموں کی طرف توجہ دلائی اور دریافت فرمایا کہ رابطوں کے لئے کیا طریق کار وضع کیا ہے۔

''مہتمم تربیت'' سے حضور انور نے نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا: پہلے جلد ان کی فہرستیں مکمل کریں پھر پروگرام بنائیں کہ کس طرح ان کو سنبھالنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کی ایسی ٹریننگ ہونی چاہئے کہ آپ کے بلانے پر ہر جگہ آ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دو تین سالوں کی فہرستیں مہیا کریں، پھر دیکھیں کتنوں سے رابطے ہیں اور کتنوں سے ختم ہو چکے ہیں۔ جو ختم ہوئے ہیں ان کو کس طرح واپس لانا ہے۔ کس طرح نظام کا حصہ بنانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف تعداد بڑھانا مقصد نہیں ہے۔ وہ تبدیلی جو حضرت مسیح موعودؑ پیدا کرنا چاہتے تھے اگر پیدا نہیں ہوتی تو پھر بیعتیں کروانے کا کیا فائدہ؟

حضور نے فرمایا: گزشتہ تین سالوں کی بیعتوں میں سے کتنوں سے رابطے ہیں۔ اگر خدام کی عمر ہیں تو خدام کو ایسے نومبائعین کی فہرست مہیا ہونی چاہئے۔ اسی طرح انصار کی انصار کو اور لجنہ کی لجنہ کو۔ اطفال ہیں تو اطفال کو فہرست مہیا ہونی چاہئے۔

حضور نے فرمایا: یہ بھی ریکارڈ ہونا چاہئے کہ یہ فلاں جماعت کی بیعت ہے۔ اگر بیعت کروانے والا کسی دوسری مجلس کا ہے تو اس کے ساتھ کون شخص یا کونسی مجلس رابطہ رکھے گی۔

''مہتمم عمومی'' کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعوں پر مساجد میں، جہاں جہاں جماعت کی مساجد ہیں خدام کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔ جلسہ کے دنوں میں ٹرینیں وغیرہ آتی ہیں وہاں بھی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔ قادیان میں تو ڈیوٹیاں ہوتی ہیں۔ بہشتی مقبرہ کی ڈیوٹیاں باقاعدہ ہوتی رہنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے شعبہ کے کام کے بارہ میں دوسری مجالس سے بھی رپورٹ لیا کریں۔

''مہتمم تحریک جدید'' سے حضور انور نے چندہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا جائزہ لیا۔

''مہتمم وقار عمل'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مساجد کو اور ان کے ماحول کو صاف کر دیں تو بہت بڑی بات ہے۔ دہلی مسجد کے باہر کے ماحول کو صاف کریں۔ وہاں باقاعدہ ہر ہفتہ صفائی ہونی چاہئے۔ جہاں جہاں مساجد، مشن ہاؤسز ہیں ان کی صفائی کا خیال رکھیں۔ پبلک جگہوں پر خاص موقع پر وقار عمل ہوں۔ قادیان کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔ شجر کاری کریں، پھول پودے لگائیں۔ حضور انور نے فرمایا: سفیدہ نہ لگائیں، جڑیں خراب کرتی ہیں، پانی زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

''مہتمم صنعت وتجارت'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کمپیوٹر وغیرہ سے کام میں کافی Skill ہے۔ اور بعض دوسری چیزوں میں بھی خدام کو ہنر وغیرہ سکھائے

جاسکتے ہیں اور کام مہیا کئے جاسکتے ہیں۔فرمایا: بہت سارے کام ہوسکتے ہیں۔

''مہتمم تربیت'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ نے اپنی آٹھ صد مجالس کی تربیت کرنی ہے۔اپنے پروگراموں کا جائزہ لیں۔اپنے تربیتی لائحہ عمل کا جائزہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: جائزہ لیں کہ کتنے خدام ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔فرمایا: آپ کی مجالس کی رپورٹ میں شعبہ تربیت کے تحت اس کا ذکر ہونا چاہئے اور رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: فجر اور عشاء کی نماز میں کتنے خدام آتے ہیں۔مجالس سے اس کی بھی رپورٹ منگوائیں۔پانچوں نمازیں کتنے پڑھتے ہیں، کتنے مسجد میں آکر پڑھتے ہیں۔تلاوت قرآن کریم کتنے کرتے ہیں اور نظام وصیت میں کتنے شامل ہیں۔آپ کے پاس یہ سب رپورٹ ہونی چاہئے۔

''مہتمم صحت جسمانی'' سے حضور انور نے خدام کی کھیلوں کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

''مہتمم مقامی'' سے بھی حضور انور نے ان کے کام کے بارہ میں جائزہ لیا۔

''مہتمم امور طلباء'' کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ طلباء کی فہرستیں مکمل کریں۔کتنے خدام ہیں جو اس وقت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔18 سال کی عمر کے خدام میں سے اس وقت کتنے طلباء ہیں۔جو نہیں پڑھ رہے ان کے تعلیم نہ حاصل کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔کتنوں نے میٹرک کرلیا ہے۔اگر میٹرک نہیں کیا تو کیا کررہے ہیں۔کیا کام کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: پھر یونیورسٹیوں کے طلباء کا بھی جائزہ لیں۔کتنے ہیں جو یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں اور کس کس یونیورسٹی میں ہیں۔کس حد تک فعال ہیں اور جماعت سے رابطہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بڑے شہروں میں جہاں جماعت کی تعداد زیادہ ہے وہاں احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے نام سے ایسوسی ایشن بنائیں۔یونیورسٹیز میں سیمینار ہوں۔ان سیمینارز کو آرگنائز کریں۔غیر احمدیوں کو بھی مدعو کیا جائے۔اس سے تعلق بڑھے گا۔رابطے بڑھیں گے۔جماعت سے تعلق پیدا ہوگا۔

''محاسب'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ محاسبہ کمیٹی بنی ہوگی۔فرمایا: اخراجات کو چیک کیا کریں۔رسید پر صدر خدام کے دستخط ہونے چاہئیں۔اخراجات بجٹ کے اندر ہیں یا نہیں۔اگر کسی مد میں زائد خرچ ہورہا ہے تو اس کی منظوری صدر نے مجلس عاملہ نے دی ہے یا نہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کے ممبران کو رومال اور قلم عطا فرمائے۔

ایوان خدمت کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے ایوان خدمت کا معائنہ فرمایا۔یہ خدام الاحمدیہ بھارت کا نیا مرکزی دفتر ہے۔جس کی تعمیر گزشتہ سالوں میں ہوئی ہے۔

ایوان خدمت کے ایک ہال میں حضور انور نے ''کمپیوٹر سنٹر'' کا بھی معائنہ فرمایا جو نظارت تعلیم کے تحت یہاں قائم ہے۔

اس معائنہ کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔اسی طرح خدام الاحمدیہ دفتر کے کارکنان نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔آخر پر حضور انور نے تمام ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

ایک بجے حضور انور واپس دارالمسیح تشریف لائے۔سوا ایک بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

نصرت گرلز سکول کا معائنہ

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دارالمسیح کے احاطہ میں واقعہ ''نصرت گرلز سکول'' کا معائنہ فرمایا۔اور مختلف امور کا جائزہ لیا۔

سیر بطرف ننگل

اس سکول کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لئے بطرف ننگل تشریف لے گئے۔سیر کے دوران حضور انور کچھ دیر کے لئے مربی سلسلہ عزیز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔حضور انور نے ان کے گھر سے ملحقہ احمدیہ مسجد کا معائنہ بھی فرمایا۔یہاں سے واپس آتے ہوئے حضور انور کچھ دیر کے لئے مکرم بشیر احمد طاہر صاحب مرحوم (سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ) کے گھر تشریف لے گئے۔یہاں سے واپسی پر حضور انور نے راستہ میں بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔دعا کے بعد بہشتی مقبرہ سے واپس دارالمسیح آتے ہوئے راستہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے گھر تشریف لے گئے۔اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور دارالمسیح میں اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں پانچ بجے سے فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج نیپال اور تنزانیہ سے آنے والے احباب بھارت کی دیگر جماعتوں Sora، Rishinagar، کانپور، کلکتہ، شملہ، کالی کٹ، میرٹھ، Muskara، حیدرآباد اور Shimoga سے آنے والی 33 فیملیز کے 204 افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام چھ بجے تک جاری رہا۔

مختلف گھروں کا وزٹ

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت درج ذیل پانچ احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی درویش۔ 2۔محمد انور غوری صاحب کارکن بہشتی مقبرہ 3۔بشیر احمد صاحب کارکن فضل عمر پریس 4۔ ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ 5۔محمود احمد مبشر صاحب درویش۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی میٹنگ

اس کے بعد چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے باری باری عاملہ کی تمام سیکرٹریان سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگرام اور منصوبہ بندی کے بارہ میں ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کے ساتھ یہ میٹنگ شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

اس میٹنگ کے بعد حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ر فروری ۲۰۰۶ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم سید شیر محمد شاہ صاحب ۱۰ر فروری ۲۰۰۶ء کو ۶۹ سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم سرگودھا میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔۱۹۷۴ء میں آپ کے غیر احمدی رشتہ داروں نے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کا گھر جلا دیا تو آپ کراچی جاکر آباد ہوگئے اور اورنگی میں احمدیہ مسجد کے امام اور معلم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔کچھ عرصہ نصرت جہاں اکیڈمی کے ٹیچر بھی رہے۔۱۹۹۲ء میں یوکے جلسہ پر آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے یہیں سیٹل ہوگئے۔آپ ملنسار دُعاگو اور نہایت مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱۔مکرم انیس احمد خان صاحب آف مالیر کوٹلہ یکم فروری ۲۰۰۶ء کو اپنی بیٹی کے پاس لاہور میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم حضرت محمد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دادی حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ آپ کے والد کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔آپ کی ہمشیرہ قیصرہ بیگم صاحبہ حضور انور کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔مرحوم خلافت کے شیدائی تھے۔غیر معمولی وفا اور پیار کا تعلق خلافت کے لئے ان کے ہر عمل سے نظر آتا تھا۔خلیفۂ وقت سے بہت ہی پیار کا تعلق انہوں نے رکھا۔آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش قادیان ۵ر فروری ۲۰۰۶ء کو امرتسر ہسپتال میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نے لوکل انجمن کے جنرل سیکرٹری کے علاوہ بعض دیگر جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ نہایت نیک، خلیق، دعاگو اور متقی انسان تھے۔جلسہ کے دنوں میں باوجود صحت کی کمزوری اور بھاری جسم ہونے کے حضور کے دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔قادیان قیام کے دوران حضور انور ان کے گھر بھی تشریف لے گئے تھے۔

۳۔مکرم شیخ عبدالسلام صاحب ابن مکرم عبدالقدوس صاحب ۲۳ر نومبر ۲۰۰۵ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم کو دارالرحمت غربی میں زعیم خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔اس کے علاوہ محلہ میں مختلف کمیٹیوں میں بطور ممبر خدمت کی توفیق پائی۔آپ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

۴۔مکرمہ فاطمہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالجلیل صاحب سیکرٹری تربیت بنگلہ دیش ۸ر جنوری ۲۰۰۶ء کو بنگلہ دیش میں وفات پاگئیں اور برہمن بڑیہ میں تدفین عمل میں آئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مکرم احمد طارق مبشر صاحب (آف بنگلہ ڈیسک) کی ساس تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۵۔مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ۳ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں اور بروک وڈ کے قبرستان کے قطعہ موصیان میں دفن ہوئیں۔اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔آمین۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَدُّوْا زَکٰوتَکُمْ
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

برڈ فلو (BIRD FLU)

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ لندن)

برڈ فلو یا پرندوں کا انفلوئنزا متعدی امراض کی ایک قسم ہے جو پرندوں میں وائرس کے ذریعہ بہت تیزی سے پھیل جاتا ہے۔ متعدی امراض وہ امراض ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو چھوت چھات اور میل جول کے نتیجہ میں لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض متعدی امراض جراثیم کے ذریعہ اور بعض وائرس کے ذریعہ پھیلتے ہیں۔ وائرس چھوٹے سے چھوٹے جراثیم کے مقابلہ میں بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جاسکتا۔ جراثیم کے مقابلہ میں وائرس کی بناوٹ بہت سادہ ہوتی ہے۔ وائرس پروٹین کے ایک خول سے بنا ہوتا ہے جس کے اندر DNA یا RNA موجود ہوتا ہے جو کہ جینیاتی مواد ہے جس پر اس کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے اس میں بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ وائرس بذاتِ خود زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جب تک یہ کسی دوسرے خلیہ میں داخل نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی افزائش نہیں ہو سکتی۔ جیسے ہی یہ کسی انسانی یا حیوانی خلیات میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر بڑی تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ان خلیات کے نارمل عمل کو ختم کر کے بے کار بنا دیتا ہے جس کے نتیجہ میں بیماری کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

برڈ فلو ایک متعدی مرض ہے جو ایسے وائرس سے پیدا ہوتا ہے جو عمومی طور پر پرندوں میں انفیکشن پیدا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ مرغیاں اور بطخیں بھی پرندوں کی قسمیں ہیں۔ یہ وائرس بعض دفعہ سور کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ برڈ فلو کا وائرس عام طور پر کسی پرندے کو بھی متاثر کر سکتا ہے مگر اس کا زیادہ تر شکار پولٹری والے پرندے یعنی مرغیاں اور بطخیں ہوتی ہیں۔ جب چند پرندوں میں یہ بیماری پیدا ہو جائے تو بڑی سرعت کے ساتھ باقی ماندہ پرندوں میں پھیل جاتی ہے۔ پرندوں میں یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ پہلی قسم میں بیماری اتنی شدید نہیں ہوتی اور اس کا اثر صرف یہ ہوتا ہے کہ پرندوں کے بال جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں یا انڈے دینے میں کمی ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم کی بیماری پرندوں پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ کرتی ہے اور اکثر اس وائرس کے حملہ کے نتیجہ میں ایک دن کے اندر ہی سو فیصدی پرندے ہلاک ہو جاتے ہیں اور بڑی سرعت کے ساتھ آس پاس کے علاقوں کے پرندوں میں بیماری پھیل جاتی ہے۔ پرندوں میں اس قسم کی بیماری پہلی دفعہ 1878ء میں اٹلی میں دیکھی گئی تھی۔

انسانوں پر اثر

برڈ فلو کے وائرس کی کم از کم پندرہ اقسام ہیں جو وقتاً فوقتاً دنیا کے مختلف حصوں میں پرندوں میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں جس وائرس کی وجہ سے برڈ فلو پھیلا ہے اس کا نام سائنس دانوں نے H5N1 وائرس رکھا ہے۔ یہ سب سے زیادہ خطرناک وائرس ہے جو پرندوں میں بڑی تیزی کے ساتھ فلو پیدا کر کے اسے سب میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اکثر پرندے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ باقی اقسام کے مقابلہ میں H5N1 وائرس اس لئے بھی خطرناک سمجھا گیا ہے کہ یہ انسانوں پر بھی حملہ کر کے انہیں شدید بیمار کر سکتا ہے جس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ وائرس بے حد متلوّن مزاج ہے اور بڑی آسانی کے ساتھ اپنی حالت میں تغیر پیدا کر سکتا ہے اور ایک سے دوسرے پرندے پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ خوفناک بات یہ ہے کہ اگر یہ وائرس انسانی جسم میں داخل ہو جائے، بالخصوص ایسے انسان میں جس میں پہلے ہی انسانی انفلوئنزا کا وائرس حملہ کر چکا ہو تو دونوں وائرس مل کر ایک نئے وائرس کی صورت میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا وائرس انسانوں میں منتقل ہونا شروع کر دے گا۔ چونکہ یہ ایک نیا وائرس ہوگا اس لئے انسانی جسم کا نظامِ مدافعت اس نئے وائرس کو شناخت کر کے اس کا قلع قمع نہیں کر سکے گا اس لئے قوتِ مدافعت کی کمی کی وجہ سے بیماری کا حملہ بڑی شدت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ ایک سے دوسرے کو پھیلتے پھیلتے یہ بیماری ایک عالمگیر وباء کی خوفناک صورت اختیار کر سکتی ہے جیسا کہ 1918ء۔1919ء میں ایک نئے قسم کے وائرس نے ساری دنیا میں تباہی پھیلا دی تھی اور تقریباً چالیس سے پچاس ملین لوگ انفلوئنزا کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے تھے۔ موجودہ دور میں دنیا بھر میں آمد و رفت کے زیادہ وسائل ہونے کے نتیجہ میں اس وائرس کے پھیلنے کے امکانات پہلے سے بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح شہروں کی گنجان آبادیوں میں بھی وائرس کے پھیلنے کے امکانات بڑے خوفناک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔

گزشتہ سو سال میں تین مرتبہ انفلوئنزا نے دنیا بھر میں تباہی پھیلائی جس کے نتیجہ میں کروڑوں انسان ہلاک ہوئے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ایک اور ہمہ گیر وبا کے پھیلنے کے امکانات ہیں جس میں زیادہ تر نقصان ترقی پذیر ممالک میں ہوگا، جہاں پہلے ہی غذائیت کی کمی، کم معیاری صحت اور علاج معالجہ کے وسائل قریباً ناپید ہیں۔ ان کا اندازہ ہے ترقی یافتہ ممالک میں کم از کم کروڑوں انسان بیمار ہوں گے اور دس سے پندرہ لاکھ کو ہسپتالوں میں داخل ہونا پڑے گا اور پانچ لاکھ کے قریب موت کا شکار ہو جائیں گے۔

برڈ فلو کا اثر صحت کے علاوہ اقتصادیات پر بھی مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں پولٹری میں بیماری پھیلنے کی وجہ سے یا تو وہ تباہ ہو جاتی ہے یا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے لاکھوں مرغیوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اقتصادی حالات پر بہت برا اثر پڑتا ہے کیونکہ کئی لوگوں کے کاروبار برباد ہو جاتے ہیں خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں یہ آمدنی اور خوراک کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ 1983ء۔1984ء میں امریکہ میں جب امریکہ میں برڈ فلو پھیلا تھا تو اس وقت مختلف پولٹری فارموں سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ پرندوں کو ہلاک کرنا پڑا تھا جن کی قیمت تقریباً 65 ملین ڈالر بنتی تھی۔ جب ایک ملک میں یہ وبا پھیل جائے تو اس پر قابو پانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر 1992 میں جب میکسیکو میں پرندوں میں یہ وبا پھیلی ہے تو اس پر قابو پانے میں تین سال لگ گئے تھے۔

برڈ فلو کی تاریخ

برڈ فلو پہلی دفعہ 1878ء میں اٹلی میں پرندوں میں پایا گیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے یہ امریکہ اور میکسیکو میں بھی پرندوں میں تباہی پھیلا چکا ہے۔ موجودہ وائرس H5N1 کے ذریعہ پہلی دفعہ برڈ فلو 1997ء میں ہانگ کانگ میں ظاہر ہوا جس نے انسانوں کو بھی متاثر کیا۔ اُس وقت 18 انسان اس فلو سے متاثر ہو چکے تھے جن میں سے چھ جانبر نہ ہو سکے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ پرندوں کے وائرس نے براہ راست انسانوں کو متاثر کیا ہو۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ وائرس پرندوں سے انسانوں میں داخل ہوا مگر انسان سے انسان میں داخل ہونے کے شواہد نہیں ملتے۔ اس وائرس پر قابو پانے کے لئے تقریباً پندرہ لاکھ مرغیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

1999ء میں ایک اور وائرس H9N2 نے ہانگ کانگ میں دو بچوں کو متاثر کیا مگر ان کی جان بچ گئی۔ اُس وقت بھی یہی خیال تھا کہ یہ وائرس پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ 1998ء۔1999ء میں چین میں بھی اس وائرس نے انسانوں پر حملہ کیا۔ 2003ء میں ہانگ کانگ میں پھر دو مریض پائے گئے جو چین کے سفر کے دوران اس بیماری کا شکار ہوئے۔ اُن میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی مگر ایک خوش نصیب بچ نکلا۔

2003ء میں ہالینڈ میں پولٹری میں کام کرنے والے 80 آدمی اس بیماری سے متاثر ہوئے مگر اُن کی بیماری اتنی شدید نہ تھی اور صرف ایک آدمی ہلاک ہوا۔

2003ء میں ہانگ کانگ میں پھر ایک بچہ اس وائرس سے متاثر ہوا۔ تائیوان اور تھائی لینڈ میں بھی برڈ فلو کا بہت زور رہا ہے۔

ابھی حال ہی میں کمبوڈیا، ویت نام اور یورپ کے چند ممالک میں بھی اس وائرس کے آثار پرندوں میں پائے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی برڈ فلو پایا گیا ہے۔ کینیڈا اور روس میں بھی برڈ فلو ظاہر ہوا ہے۔ ایک روسی نے تو یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ ایک امریکی سازش ہے کہ روس کی معیشت پر اثر پڑے اور وہ مجبور ہو کر امریکہ سے مرغیاں درآمد کرے۔

ابھی حال ہی میں یعنی اکتوبر 2005ء میں انگلستان میں بھی ایک طوطا، جو کہ قارینطینہ میں تھا، اس بیماری سے ہلاک ہو گیا ہے۔ اس میں H5 والا وائرس پایا گیا ہے۔

برڈ فلو کا پرندوں میں پھیلاؤ

یہ بیماری ایک پولٹری فارم سے دوسرے فارم میں بہت آسانی سے پھیل جاتی ہے، مرغیوں کی بیٹ میں بے شمار وائرس ہوتے ہیں جو زمین سے ہوا میں منتقل ہو کر پرندوں میں پھیلتے رہتے ہیں۔ جب پرندے سانس لیتے ہیں تو یہ وائرس ان کے جسم میں داخل ہو کر بیماری کا حملہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پولٹری فارموں کی گاڑیوں، مختلف آلات اور جوتوں کے ذریعہ بھی یہ وائرس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ مقامات جہاں مرغیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے وہاں بھی اس وائرس کے پھیلنے کے بہت امکانات ہوتے ہیں۔

اسی طرح جنگلی پرندے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ موسموں کے لحاظ سے منتقل ہوتے رہتے ہیں یہ وائرس اپنے ساتھ لے کر ایک ملک سے دوسرے ملک میں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ جنگلی مرغابیاں اور بطخیں اپنے ساتھ یہ وائرس دور دراز کے مقامات تک پہنچا دیتی ہیں۔ ایسے وائرس پالتو پرندوں کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک ملک سے دوسرے ملک میں پولٹری کی سپلائی کا کاروبار بھی اس وائرس کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے۔

برڈ فلو کے پھیلاؤ پر کنٹرول

برڈ فلو کے پھیلاؤ پر کنٹرول کا ایک ہی طریق ہے کہ جس جگہ یہ بیماری ظاہر ہو وہاں کی ساری پولٹری کو فوری طور پر تلف کر دیا جائے اور ان کے اجسام کو مناسب اقدام کے تحت ٹھکانے لگایا جائے۔ اس کے علاوہ پولٹری کی خرید و فروخت اور نقل و حرکت پر سختی سے کنٹرول کیا جانا چاہئے تاکہ بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ منتقل ہو سکے۔ اس کے علاوہ فارموں میں، مرغیوں کے پنجروں، گاڑیوں اور جوتوں میں موجود وائرس کو جراثیم کش ادویات سے ہلاک کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

بعض ممالک مثلاً جاپان اور کوریا نے بڑی کامیابی سے برڈ فلو پر قابو پا لیا تھا کیونکہ انہوں نے بڑی سرعت کے ساتھ تمام پولٹری کو ہلاک کر کے اور دوسرے ذرائع کو اختیار کر کے اس مشکل سے نجات حاصل کر لی تھی۔ جاپان اور کوریا میں جن ورکرز نے پولٹری کو تلف کیا تھا ان میں سے کوئی بھی اس بیماری کا شکار نہیں ہوا تھا۔ دوسرے ممالک میں کنٹرول پر کافی مشکلات پیش آسکتی ہیں خاص طور پر ان ممالک میں جہاں دور دراز علاقوں میں پولٹری فارم ہیں اور وسائل آمد و رفت محدود ہیں یا لوگ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بین الاقوامی ادارے مختلف ممالک کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں کہ کس طرح کامیابی سے برڈ فلو پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

انسانوں کے لئے خطرہ

دنیا کے مختلف ممالک میں جو برڈ فلو ظاہر ہو رہا ہے وہ سائنس دانوں کے لئے بے حد تشویش کا باعث بن رہا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ H5N1 وائرس میں ایک تو بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور دوسرے اس بات کا بھی ثبوت مل رہا ہے کہ یہ وائرس پرندوں کے علاوہ انسانوں میں بھی انفلوئنزا پیدا کر سکتا ہے۔ یہ بات انسانوں کے لئے بہت بڑے خطرے کی حامل ہے۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ اگر یہ وائرس انسانی فلو وائرس کے ساتھ مل جائے تو ان دونوں کے اتصال سے ایک بہت خطرناک قسم کا وائرس پیدا ہو سکتا ہے جو ایک انسان سے براہ راست دوسرے انسان میں منتقل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ اس طرح کے وائرس سے دنیا بھر میں خوفناک وبا کے پھیلنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ ایک اور تشویش ناک بات یہ بھی ہے کہ ہر سال فلو سے بچاؤ کے لئے جو ٹیکے تیار کئے جاتے ہیں وہ اس نئے قسم کے وائرس سے بچاؤ نہیں کر سکیں گے۔

باقی صفحہ نمبر (12) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

مولانا ابوالکلام آزاد کا سفر قادیان

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

قادیان اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرجع خلائق رہا ہے اور ہمیشہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی گواہی دیتا رہا ہے کہ یاتون من کل فج عمیق کہ لوگ دور دراز سے چل کر تیرے پاس حاضر ہوا کریں گے۔ حضورؑ کے دعویٰ سے قبل اور دعوے کے بعد ہزار ہا لوگ قادیان میں حاضر ہوئے۔ 1905ء میں بمبئی سے آنے والے ایک نوجوان کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں جسے صغر سنی ہی میں شہرت حاصل تھی مگر لوگ اسے دیکھ کر استغراب کرتے تھے 1904ء میں مولانا شبلی ان سے ملے۔ لکھا ہے'' میں نے اپنا نام ظاہر کیا تو اس کے بعد آدھے گھنٹے تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں اور چلتے وقت انہوں نے کہا'' تو ابو الکلام آپ کے والد ہیں'' میں نے کہا ''نہیں میں خود ہوں'' (پس نوشت صفحہ 173) آنے والے کا نام محی الدین فیروز بخت اور کنیت ابو الکلام تھی۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کے قریب تھی مگر یہ اپنی خطابت، صحافت اور خاندانی وجاہت کے سبب سے ہندوستان کے علمی حلقوں میں خاصے جانے پہچانے تھے۔ ان کے والد کلکتہ کے ایک روحانی سلسلہ کے شیخ تھے اور ان کا حلقہ، ارادت بھی بہت وسیع تھا۔ یہ نوجوان بعد کو ابوالکلام آزاد کے نام سے ہندوستان کے سیاسی اور علمی افق پر ستارہ بن کر چمکا۔

آپ قادیان میں حاضر ہوئے۔ رات وہیں گزاری۔ جمعہ کی نماز مولانا عبد الکریم کی امامت میں پڑھی۔ نماز سے قبل اور بعد میں انہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس سفر قادیان کی روداد مولانا نے اپنی خودنوشت میں بیان کی ہے جو 1921ء میں لکھی گئی اور جسے ان کے رفیق زنداں ملیح آبادی نے محفوظ رکھ کر بعد کو چھپوایا۔ اس خودنوشت سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے بمبئی سے لاہور تشریف لائے تھے۔ اس جلسہ میں ان کی ملاقات مولوی یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم سے ہوئی انہوں نے مولانا کو قادیان آنے کی دعوت دی اور آنے سے قبل اطلاع دے کر آنے کو کہا مگر مولانا بغیر کسی اطلاع کے قادیان آگئے۔ اب آگے ان کے سفر کی ساری روداد خود ان کے قلم سے لکھی ہوئی موجود ہے۔

لکھتے ہیں'' سفر پنجاب میں میں قادیان بھی گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم کے دعاوی اور بعض رسالے دیکھ چکا تھا۔ طبیعت میں ہر نئی بات کے تجسس اور واقفیت کا شوق تھا ہی خیال ہوا کہ انہیں بھی دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ بٹالا گیا اور وہاں سے قادیان روانہ ہوا۔ سخت گرمی شروع ہو چکی تھی اور سڑک بالکل کچی تھی بڑی تکلیف ہوئی۔ وہاں پہنچا تو قصبہ کے ایک باغ میں اتارا گیا معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کے وابستہ اشخاص یہیں مقیم ہیں۔ اس سال کانگڑے کا مشہور زلزلہ آیا تھا اور اس کے بعد عرصے تک کچھ کچھ وقفہ کے بعد زلزلوں کا ظہور ہوتا رہا۔ یہ زیادہ نقصان رساں نہ تھے لیکن آئندہ کیلئے کھٹکا پیدا ہو گیا تھا۔ زلزلے ہی کی وجہ سے مرزا صاحب عمارات کو چھوڑ کر باغ میں آگئے تھے شام کو مغرب کے بعد پہنچا۔ یکے والا مرزا صاحب کا مرید تھا اس لئے وہ ٹھیک منزل مقصود پر لے گیا۔ (انجمن حمایت اسلام) کے جلسے میں قادیان کے کئی شخصوں سے ملاقات ہو گئی تھی انہی میں مولوی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بھی تھے انہوں نے بھی حسب عادت اصرار کیا تھا کہ میں قادیان جاؤں اور وعدہ لیا تھا کہ روانگی سے پہلے اطلاع دے دینا لیکن میں نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ ایک درخت کے نیچے چارپائی پرا مولوی عبد الکریم مرحوم بیٹھے تھے میں نے ان کی بیساکھی سے جو پاس پڑی تھی پہچان لیا کہ مولوی عبد الکریم یہی ہیں کیونکہ میں پہلے سن چکا تھا۔ ان کے بعض عزیز والد مرحوم کے مرید تھے اور کلکتے میں ذکر کیا کرتے تھے میں ان سے ملا اور آنے کا مقصد مرزا صاحب سے ملاقات بتایا۔ وہ بڑے تپاک سے ملے اور فوراً لوگوں سے کہا کہ میرے لئے کھانا لے آئیں اور کہا اکرام ضیف تو ہمارا فرض ہے۔

میں یکے کے سفر اور کچی سڑک کی وجہ سے ہچکولوں سے بالکل چور ہو رہا تھا۔ عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم کے پیچھے پڑھ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کیلئے تیار پایا اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔ نماز کے بعد مرزا صاحب باہر نکلے اور ایک چارپائی پر بیٹھ گئے۔ معتقدین نے ہر طرف سے ہجوم کیا۔ بعض لوگ پاؤں دبانے لگے انہوں نے مولوی نور الدین مرحوم کو بلایا۔ میں ان کا نام مرزا صاحب کی جماعت کے ایک خاص رکن کی حیثیت سے سن چکا تھا وہ خضاب کی وجہ سے ڈھاٹا باندھے آئے۔ اور مرزا صاحب نے گزشتہ شب کے الہامات سنانا شروع کئے۔ ایک الہام یہ تھا کہ ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' مولوی نورالدین مرحوم سے پوچھتے تھے کہ اس کا مقصود کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس پر یاد نہیں کہ مولوی صاحب نے کیا جواب دیا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے اور کہا جب آپ آئے ہیں تو کم سے کم چالیس دن تک ضرور رہئے اس طرح آنے اور جلد چلے جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد مرزا صاحب اندر چلے گئے اور مولوی عبد الکریم مرحوم نے مجھے پھر مولانا نورالدین مرحوم اور جماعت کے بڑے بڑے لوگوں سے ملایا۔ نواب محمد علی مالیر کوٹلہ کے بھی وہیں تھے۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی۔ میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔ اتنے میں مرزا صاحب آئے اور منبر کے جنب میں امام کے مصلے پر بیٹھ گئے۔ اس وقت مولوی عبدالکریم نے خطبہ دیا۔ خطبے کا موضوع یہ تھا کہ'' بہت سی برکتیں جو انبیائے سلف کے حصے میں نہیں آئیں ان سے خدا نے مرزا صاحب کو سرفراز فرمایا۔ از انجملہ یہ کہ اعلان تبلیغ و رسالت کے یہ وسائل ان انبیا کے زمانے میں کہاں تھے؟ ریل تار، ڈاک گراموفون، اخبارات پریس وغیرہ۔ ان وسائل سے کس طرح ہر صدا شرق و غرب میں پھیلائی جا سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ''۔

نماز بھی مولوی عبدالکریم نے پڑھائی اور مرزا صاحب صف سے آگے مگر ان سے دو انچ پیچھے ہٹ کر کھڑے رہے۔ نماز کے بعد پھر میری طرف ملتفت ہوئے اور اصرار کیا کہ میں چندے قیام کروں۔ میں نے معذرت کی اور اسی دن روانگی کا ارادہ ظاہر کیا۔ میرا مقصد اس سفر سے وہاں کے طور طریقے دیکھ لینے کا تھا تاکہ معلومات سے باہر یہ معاملہ باقی نہ رہے۔ اس سے زیادہ کوئی خواہش نہ تھی وہاں کوشش یہ تھی کہ میں کوئی معین خیال بھی ظاہر کروں۔ مرزا صاحب نے کئی باتیں اپنے دعاوی اور منصب کی نسبت ایسی کہیں جو سامع کو نفیاً اور اثباتاً کسی جواب پر مجبور کرنے والی تھیں لیکن میں خاموش رہا۔ انہوں نے مجھے پوچھا کہ میری تمام کتابیں تم نے دیکھی ہیں؟ جو رسائل میں نے دیکھے تھے ان کا ذکر کیا اس پر انہوں نے چند کتابیں مجھے دینے کیلئے مولوی محمد (صادق) ایڈیٹر بدر سے کہا جو اس صحبت کے نوٹ لے رہے تھے۔ انہوں نے وفات مسیح کا بھی ذکر کیا اور کہا یہی مسئلہ ہے جس کے اعلان نے کسر صلیب کی خبر پوری کردی۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو میں سمجھتا ہوں آپ سے پہلے بعض مفسرین مثلاً صاحب'' اسرار الغیب'' اور اس عہد میں مولوی چراغ علی اور سرسید اس کا بڑے زور شور سے اعلان کر چکے ہیں۔ یہ بات ان پر گراں گذری انہوں نے کہا مولوی چراغ علی اور سرسید نے جو کچھ کہا وہ محض مادی رنگ میں تھا اور میں نے اسے روحانی رنگ میں ثابت کیا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی مگر میں بحث کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ کوئی اس طرح کا جذبہ اپنے اندر رکھتا تھا۔ میرے خیالات اس وقت سرسید کی تقلید پر مبنی تھے اس لئے ان کے مشن سے مجھے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس کے بعد دیر تک مولوی نور الدین مرحوم اور بعض دیگر وہاں کے اعیان سے ملا۔ واپسی میں نواب محمد علی نے اپنی رتھ بٹالے تک کے لئے دے دی جو کچی سڑک پر بہت آرام دیتی ہے اور واپسی میں مجھے اس پر بہت آرام رہا۔

(مولانا ابو الکلام آزاد کی خودنوشت صفحہ 238 مطبوعہ دہلی 2002)

نئی روشنی کے اس نوجوان کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی روداد اخبار بدر قادیان مورخہ 11 مئی 1905ء میں درج ہے ملاقات کی معین تاریخ درج نہیں لیکن یہ لکھا ہے کہ یہ ڈائری 2 مئی کی ہے۔ ملاقات کا وقت قبل نماز ظہر لکھا ہے۔ مولانا کی خودنوشت میں جمعہ کی نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ 2 مئی 1905ء کو منگل کا دن تھا لیکن جس پرچہ میں روداد چھپی ہے وہ 11 مئی کا ہے اس لئے عین ممکن ہے یہ ملاقات 5 مئی کو ہوئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ متعلقہ روداد یوں ہے۔ ایک نئی روشنی کے نوجوان جو بمبئی سے کسی تقریب پر لاہور آئے ہوئے تھے اور وہاں سے حضرت اقدس کے شوق ملاقات میں قادیان تشریف لائے تھے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ان کا حال دریافت کرتے رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا'' زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں لیکن اکثر آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دنیوی کاموں میں یا دینی معاملات میں ایسے منہمک ہیں کہ دوسری جانب یا تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے۔ دیکھو ایک زور آور سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اس کو کوئی کتنا ہی روکے بہر حال وہ آہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔ حضرت کے اس نوجوان سے یہ دریافت کرنے پر کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کریں گے انہوں نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے۔ اس پر فرمایا کہ آپ اخلاص کے ساتھ یہاں آئے ہیں آپ چند روز ٹھہرتے تو خوب ہوتا۔ مگر آپ کا وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ کار دنیا کسے تمام نہ کرد۔

جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دوسری طرف توجہ کرنے کے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اذا اراد الله خير يفقهه فى الدين۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کرتا ہے۔ آج کل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ان کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہیں۔ اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ مگر اس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے۔ مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس واسطے وہ اب قہری نشان بھی دکھانا چاہتا

ہے۔ سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانے کے ایمان لا دیں ورنہ فرعون کی طرح آفت **میں پڑ کر ایمان لانا مفید نہیں ہوتا۔** جو لوگ بعد میں **ایمان لاتے** ہیں وہ برگزیدہ پاک جماعت میں داخل **نہیں ہو سکتے۔** آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے **خالی نہیں۔** یا تو قبل از وقت آپ پر اثر پڑے یا بعد میں **آپ کو حسرت ہو۔**

(نوجوان خدا کرے دوسری بات نہ ہو)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہیں اس کا اثر خلوق پر ضرور کچھ ہوتا ہے۔ لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہیں تاہم ان کا سارا رخ دنیا کی طرف ہے۔ اور خدا کی طاقتوں پر ایمان نہیں ہے۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھائے۔ یہ زمانہ نوح کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اس وقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کنت کنزا مخفیاً فاحببت ان اعرف۔ میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ صرف انگریزی زبان میں کوئی کتنی ہی ترقی کرلے اس کا نتیجہ بجز دنیا کے اور کچھ نہیں۔ یوں دیکھ لینا چاہئے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ ان کے ماں باپ ہر دو انگریز ہیں ان کا انگریزی میں کمال ان کو دین کیلئے کیا فائدہ دے سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جس کے ساتھ فخر کیا جاسکے۔ معاش بیشک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسی ہی پیدا کر لیتا ہے بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کہ اس کے ساتھ وساوس نہیں ہیں۔ ہمارا منشا یہ نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی خواں ہیں اور بی اے ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور معزز سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ اس سے نیک فائدہ اٹھاؤ اور اس کے برے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے۔

ہر شے میں ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریت یا دہریت کی طرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں اس واسطے بغیر کسی رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے۔ آج کل دنیا کیلئے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لئے سب دروازے کھلے ہیں۔ افراط کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ رکھتے ہیں۔ کیا آخرت کیلئے وہ اس قدر محنت اور جاں خراشی کرتے ہیں جس قدر کہ وہ دنیا کیلئے کر رہے ہیں؟ ان کو معلوم ہی نہیں کہ اس طرف کا معاملہ بھی کبھی پڑے گا۔

نوجوان نے عرض کی کہ میں نے عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی ہے۔ حضرت نے فرمایا ہم تو صرف اتنے پر بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ کیا ہزاروں مولوی ایسے نہیں ہیں جو بڑے بڑے علوم عربیہ کی تحصیل کر چکے ہیں مگر پھر بھی وہ اس سلسلہ حقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ علوم ان کے واسطے اور بھی زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں۔ ہزاروں مولوی ہیں جو بجز گالیاں دینے کے اور کچھ کام نہیں رکھتے۔ بے شک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی میں ہے تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایک رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہیں۔ جن کے معانی اور معارف کسی پر نہیں کھل سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے واسطے کوئی چابی پیدا نہ کردے۔ جب خدا کی طرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ صاحب حال ہوتا ہے اس واسطے اس کی تفسیر درست ہوتی ہے۔ زندہ دل کے سوا کچھ نہیں۔ یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔

(نوجوان۔ جہالت ہے)

خدا کہتا ہے حضرت مسیح فوت ہو گئے۔ حدیث نبویؐ سے بھی یہی ثابت ہے کہ فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مردوں میں دیکھا پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کئے چلے جاتے ہیں۔

(نوجوان۔ جہالت اور بدقسمتی)

اللہ تعالیٰ آپ کی اور ہماری ملاقات سے فائدہ دے" (بدر جلد نمبر ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵) کسے معلوم تھا کہ یہ نوجوان بعد کے زمانہ میں بڑا عالم اور رہنما بنے گا مگر اسے سلسلہ احمدیہ میں حلقہ بگوش ہونے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی۔

یہ مضمون لکھنے کی تحریک دراصل مولانا ابوالکلام آزاد کی خودنوشت کے اس حوالہ سے ہوئی ہے جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبہ جمعہ کا ذکر ہے۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ایک صدی قبل ۱۹۰۵ کے ایک خطبہ جمعہ میں یہ کہا تھا کہ مسیح موعود کو جو وسائل ابلاغ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اس کی مثال انبیائے سلف میں موجود نہیں اور اس بات کی گواہی مولانا ابوالکلام آزاد نے دی۔ آج ایک صدی کے بعد اسی بستی سے حضرت مرزا صاحب کے پانچویں خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ دسمبر ۲۰۰۵ء کو جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے وہ سیٹلائٹ کے ذریعہ پانچوں براعظموں میں مسجد اقصیٰ قادیان سے "لائیو" نشر ہوا ہے اور ساری دنیا نے بچشم خود اسے دیکھا اور سنا ہے۔ کیا اب بھی اس بات میں کوئی کلام ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ان کے ایک مرید نے جو بات کہی تھی وہ بوجوہ احسن پوری نہیں ہوئی؟ ایک صدی قبل کی اس بستی کے ذرائع رسل و رسائل کا ذکر بھی مولانا نے کیا ہے کہ کس تکلیف سے تانگہ میں سفر کر کے آپ وہاں پہنچے تھے اور اب ہزار ہا لوگ اس بستی میں گاڑیوں موٹروں میں جاتے ہیں۔ راستے آسان ہو گئے ہیں۔ ابلاغ سہل تر!! فبای آلاء ربکما تکذبان!

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

☆☆☆

بقیہ صفحہ (2)

"میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔

(متی باب 24:15)

پس بنی اسرائیل کے سارے مذاہب حضرت موسیٰ سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک صرف اور صرف بنی اسرائیل کو باقی انسانوں کی نسبت نہ صرف افضل قرار دیتے ہیں بلکہ اپنے دشمنوں کے خلاف ظالمانہ جہاد کی تعلیم بھی دیتے ہیں جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ ایسی تعلیمات کے ہوتے ہوئے عیسائیوں اور یہودیوں کو کہاں تک حق پہنچتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محسن انسانیت کو نشانہ تمسخر و استہزا بنائیں۔ (باقی)

منیر احمد خادم

بقیہ صفحہ (10)

اس وقت تک دنیا بھر میں جو ریسرچ ہوئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برڈ فلو کے وائرس نے بہت کم انسانوں میں بیماری پیدا کی ہے اور اب تک جن انسانوں میں یہ بیماری ظاہر ہوئی ہے ان کی اکثریت اُن لوگوں کی ہے جو جو برڈ فلو سے متاثرہ علاقوں میں رہ رہے تھے یا اُن کا رابطہ ایسے پرندوں کے ساتھ تھا جو برڈ فلو کا شکار ہو چکے تھے۔ اس قسم کی انفیکشن پہلی دفعہ ہانگ کانگ میں 1997ء میں ظاہر ہوئی تھی۔ ابھی تک اس بات کے شواہد نہیں ملے کہ یہ وائرس ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوا ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو یہ بہت بڑی تباہی کا موجب ہوگا۔

H5N1 کے علاوہ برڈ فلو وائرس کی دیگر اقسام سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ابھی حال میں ہی پاکستان میں جو برڈ فلو ظاہر ہوا ہے وہ H7 اور H9 قسم کے وائرس سے کی وجہ سے ظاہر ہوا ہے جو اتنے خطرناک نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ کوئی حتمًا نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ اگر کوئی وائرس اپنی ہیئت بدل لے تو وہ ایک خطرناک وائرس کی صورت میں تبدیل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی وائرس انسانوں میں منتقل ہونے کی صلاحیت حاصل کر لے تو وہ بے حد خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ ان خوفناک نتائج سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ جہاں جہاں برڈ فلو ظاہر ہو وہاں تمام پولٹری کو فوری طور پر تلف کر دیا جائے اور اس کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی جائے۔

انسانوں میں برڈ فلو کی علامات

برڈ فلو انسانوں میں مختلف علامات کے ساتھ ظاہر ہو سکتا ہے جن میں گلے کی خراش، کھانسی، نزلہ زکام، بخار اور جسم میں دردیں وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مریضوں میں ان علامات کے ساتھ آنکھوں میں انفیکشن بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کچھ مریضوں میں سانس کی تکلیف اور نمونیہ بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں بعض دفعہ ایسی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے جو بالآخر جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔

برڈ فلو کا علاج

اس وقت چار قسم کی ادویات موجود ہیں جو وائرس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی انفیکشن کے علاج کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے دو برڈ فلو کے لئے مفید ہیں۔ اگر خدانخواستہ برڈ فلو کی خوفناک وبا پھیل گئی تو عین ممکن ہے کہ ان ادویات کا سٹاک ختم ہو جائے۔

اس وقت برڈ فلو کے خلاف کوئی ویکسین موجود نہیں مگر سائنس دان دن رات ایسی ویکسین تیار کرنے میں مصروف ہیں جس کے استعمال سے برڈ فلو سے بچاؤ کی صورت پیدا ہو سکے۔

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے عمومی صفائی کا بہت خیال رکھا جانا چاہئے، خاص طور پر ہاتھوں کی صفائی کا کیونکہ اکثر وائرس اور جراثیم ہاتھوں کے ذریعہ منتقل ہوتے ہیں۔ ہاتھوں کے لئے ایسے محلول دستیاب ہیں جن کا استعمال بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ماسک کا استعمال اور ربڑ کے دستانے بھی انفیکشن سے کسی حد تک بچاؤ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر رحم فرمائے اور انہیں ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ رکھے آمین۔

بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری انٹرنیشنل بقضائے الٰہی مورخہ 29 دسمبر 2005 کو لندن میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ایک طویل عرصہ تک جماعت کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ۔ آپ موصی تھے اور چوہدری بشیر احمد صاحب کے بیٹے تھے جو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں اور آپ کے دادا مولا بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جو بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں آپ کا آبائی گاؤں پھمبیاں ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب انڈیا میں واقع ہے وفات سے ایک سال قبل آپ کو 29 دسمبر 2004ء کو جلسہ قادیان کے بعد اپنے گاؤں پھمبیاں جانے کا موقع ملا جہاں آپ نے اپنے آباؤ اجداد کی بنائی ہوئی مسجد بھی دیکھی جس کی رپورٹ وہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ہوشیار پور ٹائمز میں تفصیلاً شائع ہوئی۔ مرحوم ابتدا ہی سے جماعت کے ایک فعال رکن تھے اور اپنی لندن آمد سے قبل لاہور پاکستان میں ناظم عمومی خدام الاحمدیہ کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ برطانیہ اکتوبر 1967 میں تشریف لائے یہاں آپ نے ایک لمبے عرصے تک سیکرٹری تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ پھر سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ برطانیہ کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک طویل عرصہ مینجر اخبار احمدیہ اور پھر سیکرٹری ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ کی حیثیت سے تقریباً 8 سال حضرت چوہدری ظفر اللہ خان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کام کیا۔ آپ الفضل انٹرنیشنل (لندن) کے پہلے چیئرمین اور ایڈیٹر تھے نیز آپ ایک عرصہ تک قضا بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن تشریف آوری کے بعد آپ کو پریس سیکرٹری انٹرنیشنل کی حیثیت سے تادم آخر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ چلڈرن بک کمیٹی کے سربراہ بھی تھے۔ آپ نے دینی علوم کے علاوہ بچوں کیلئے بھی کئی کتابیں لکھیں جن کی تعداد تقریباً 21 ہے اور کچھ کتابیں ابھی ادھوری ہیں اور کچھ چھپنے کے قریب ہیں تمام عمر آپ نے تحریری میدان میں انتھک کام کیا اور جماعت کے خلاف ہونے والی مخالفتوں اور سازشوں کا بلا تاخیر مؤثر جواب دیا۔ آپ کے ان گنت مضامین اخباروں اور جریدوں میں شائع ہوتے رہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ ناصرہ رشید کے علاوہ دو بیٹے عزیزم مسرور احمد عزیزم مشہود قمر اور چار بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر اور افسر جلسہ سالانہ بھی لندن میں مقیم ہیں اور آپ کے ایک بھائی حمید احمد صاحب لاہور اور ہمشیرہ نصرت آراء کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ (چوہدری مقبول احمد جرنلسٹ مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارناکلم۔ مالاپورم میں زونل سالانہ اجتماع کالیاولا اور آئراپورم میں وسیع مسجد کا سنگ بنیاد مختلف مقامات پر تربیتی اجلاسات

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ماہ فروری میں کیرلہ کی جماعتوں کا دو ہفتہ کا دورہ کیا جس میں آپ نے کیرلہ کی کئی جماعتوں کی مختلف تقریبات میں شرکت فرمائی

آئراپورم میں مسجد کا افتتاح

مورخہ 17 فروری کو آپ ایرناکلم تشریف لائے دوسرے دن کوچین۔ کاکناڈو۔ پلوروتی۔ آئراپور موواٹوپوزا جماعتوں کا دورہ کرکے احباب جماعت سے ملاقات کی اور بعض انتظامی اُمور کے بارے میں رہنمائی کی۔ نیز آئراپورم میں ایک وسیع وعریض مسجد کیلئے سنگ بنیاد رکھا۔ دوسرے دن خاکسار اس دورہ میں شامل ہوا۔

ایرناکلم میں زونل سالانہ اجتماع

کیرلہ میں چھ حلقے قائم ہونے کے بعد ایرناکلم حلقہ کی جماعتوں کی پہلی کانفرنس مورخہ 19 فروری کو مسجد احمدیہ ایرناکلم میں منعقد ہوئی۔ اس حلقہ کی آٹھ جماعتوں سے احباب نے شرکت کی صبح دس بجے مکرم احمد کبیر صاحب زونل امیر کی صدارت میں منعقدہ جلسہ میں صدارتی تقریر کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصلاحی تربیتی اور انتظامی اُمور پر مشتمل ہدایات بیان فرمائیں اور ان کی تعمیل کی ضرورت پر زور دیا اس کانفرنس کی پہلی نشست میں خاکسار نے خلافت کی برکات اور اس کی اطاعت کے عنوان پر اور مکرم سجت احمد صاحب نے ہماری ذمہ داریاں موضوع پر تقریر کی دوسری نشست میں مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب مکرم محمد شفیق صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب وصیت اور اقتصادی نظام۔ پیشگوئی مصلح موعود توہین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مسلمانوں کا ردعمل اور جماعت احمدیہ کا موقف کے عنوانوں پر تقریر کی۔ دوسری نشست کی صدارت مکرم ابوبکر صاحب شمالی حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد صاحب نے کی۔ شام کو ساڑھے پانچ بجے یہ نشست بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ایرناکلم سے اُسی دن آلیپی، آدی ناڈ جماعتوں میں ہوتے ہوئے ہم دونوں کروناگاپلی پہنچے وہاں مکرم پروفیسر عبدالجلیل صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر تقریر کی اس کے بعد زون کی جماعتوں کی مجالس عاملہ کے منعقدہ اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے محترم ناظر صاحب نے عہدیداران کی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

کالیاکاولا مسجد کا افتتاح

مورخہ 20 فروری کو کروناگاپلی سے صبح روانہ ہوکر کوئلون، ماترا، کوٹاراکرہ تروننتہ پورم جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے ہم دونوں مع مکرم عبدالجلیل صاحب زونل امیر ایک نئی جماعت Kaliyakavila پہنچے یہ جماعت کیرلہ اور تامل ناڈو کے بورڈر پر واقع ہے یہاں مالایالم اور تامل دونوں زبانیں بولی جاتی ہیں یہاں مسجد بنانے کے لئے خرید کردہ قطعہ زمین پر محترم ناظر صاحب اور دیگر عہدیداروں نے سنگ بنیاد رکھا اور اجتماعی دعا کروائی گئی اس کے بعد منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم ناظر صاحب، مکرم ایم بشارت احمد صاحب شمالی زونل امیر تامل ناڈو، مکرم پروفیسر عبدالجلیل صاحب، مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ کوٹار، مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ میلاپالم، مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ کوئمبٹور اور خاکسار نے مختلف تربیتی وتبلیغی اُمور پر تقریریں کیں۔

میلاپالم میں مشن ہاؤس کی پہلی منزل کا افتتاح

اس اجلاس کے بعد ہم دونوں وہاں سے روانہ ہوکر رات کو میلاپالم پہنچے جہاں مشن ہاؤس کی پہلی منزل کی افتتاحی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا اس تقریب میں شمولیت کے لئے تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں سے کئی افراد آئے ہوئے تھے تامل ناڈو کے جنوبی زونل امیر مکرم عبدالقادر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ کا محترم ناظر صاحب نے افتتاح فرمایا اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مولوی مزمل احمد صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا اس نہایت کامیاب تقریب کے بعد ہم دونوں رات کو روانہ ہوکر کیرلہ کی بہت پرانی جماعت پینگاڑی میں پہنچے۔ شام کو نہایت خوبصورت نئی تعمیر شدہ مسجد میں زیر صدارت مکرم این کنجی احمد صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس کو ہم دونوں نے مخاطب کیا۔

دوسرے دن ہم دونوں کوڑالی ملئور جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد شام کو کینانور ٹاؤن میں پہنچے وہاں مکرم این کنجی احمد صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس کو محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔

اس کے بعد ہم کالیکٹ جماعت کا دورہ کرکے مورخہ 25 فروری کلکولم میں پہنچے وہاں ملاپورم زون کی جماعتوں کا سالانہ اجتماع مقرر کیا گیا تھا۔

مالاپورم زون کا پہلا سالانہ اجتماع

مورخہ 25 فروری بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے محترم ناظر صاحب کی پرچم کشائی اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس حلقہ کی جماعتوں کی پہلی کانفرنس کا آغاز ہوا مکرم محمد علی صاحب زونل امیر کی صدارتی تقریر کے بعد محترم ناظر صاحب نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں مختلف تربیتی اور انتظامی اُمور پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم احمد کبیر صاحب امیر ایرناکلم زون کی مختصر تقریر کے بعد آج کی پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد منعقدہ تربیتی اجلاس میں خاکسار، مکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب، مکرم مولوی کے محمد صدیق صاحب، مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں نظام وصیت۔ خاندانی تعلقات کی اصلاح کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔

نماز تہجد۔ صبح اور درس القرآن کے بعد صبح ۹ بجے منعقدہ پہلی نشست میں مکرم مولوی سی پی محی الدین کٹی صاحب مکرم مولوی ٹی کے محمود صاحب مکرم مولوی محمد صاحب نے علی الترتیب مالی قربانی، عبادت، آداب تلاوت قرآن کے عناوین پر تقریر کی۔

اس کے بعد منعقدہ اختتامی اجلاس میں مکرم ناظر صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔ مکرم پی پی حسن کویا صاحب صدر جماعت منجیری کی ادائیگی شکریہ اور محترم ناظر صاحب کی اجتماعی دعا کے بعد یہ کامیاب اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس حلقہ کی دس جماعتوں سے 520 احباب ومستورات نے شرکت کی۔

اس اجتماع کے بعد ہم دونوں وانیمبلم جماعت میں پہنچے۔ دوسرے دن الانلور ہوتے ہوئے ہم منارگھاٹ میں پہنچے وہاں صبح ساڑھے دس بجے زونل امیر مکرم پروفیسر عبدالکریم صاحب کی زیر صدارت زونل جماعتوں کے عہدیداروں اور مبلغین ومعلمین کی ایک خصوصی میٹنگ بلائی گئی تھی اس میٹنگ کو ہم دونوں نے مخاطب کیا۔ اس کے بعد عہدیداروں کے سوالات کا جواب دیا گیا۔

یہاں سے واپسی پر الانلور میں تعمیر ہونے والی مسجد کا معائنہ کیا گیا اُسی دن رات کو جماعت احمدیہ موریاکنی میں منعقدہ تربیتی اجلاس کو ہم دونوں نے مخاطب کیا۔

مورخہ 28 فروری کو پلی پورم۔ ایڈاپال کی جماعتوں کا دورہ کرکے رات تیرور جماعت میں بسر کی۔

مورخہ یکم مارچ کو صبح ۹ بجے کوٹاکل ہوتے ہوئے صبح ۱۱ بجے منجیری میں پہنچے یہاں ایک نئی مسجد تعمیر ہورہی ہے یہاں سے پتہ پرئم جماعت میں ہوتے ہوئے شام کو کرولائی میں پہنچے وہاں یوم مصلح موعود کے اجلاس کو ہم دونوں نے مخاطب کیا۔ صدارت کے فرائض زونل امیر مکرم محمد علی صاحب نے ادا کئے۔

دوسرے دن صبح گیارہ بجے چونگہ ترہ میں پہنچے۔ وہاں بعض تربیتی امور انجام دیئے اس کے بعد محترم ناظر صاحب یہاں سے مدراس اور خاکسار کالیکٹ کیلئے روانہ ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے خاطر خواہ نتائج پیدا فرمائے۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

صوبہ چھتیس گڑھ کی تربیتی مساعی

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نومبائعین نے ۱۵ تا ۲۲ فروری مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی رئیس الدین خان صاحب مبلغ گوالیر ایم پی، مکرم محمد عزیز صاحب معلم دورہ میں ساتھ رہے۔ گاؤں برپلاڈیہ، بھوکیل، پٹھیاپلی، دیوگاؤں، لیندھرا، پنڈری پانی وغیرہ گاؤں کا دورہ کرکے نومبائعین سے ملاقات کی۔ معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کرکے ضروری ہدایات سے نوازا۔

(خاکسار حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

سال 2006 میں منعقد ہونے والے تبلیغی وتربیت جلسے

جلسہ یوم مسیح موعود	۲۳ مارچ بروز جمعرات	ہفتہ قرآن مجید	۱ تا ۷ جولائی
جلسہ سیرۃ النبیؐ	۱۱ اپریل بروز منگل	جلسہ سیرۃ النبیؐ	۱۹ اگست بروز ہفتہ
جلسہ سیرۃ النبیؐ	۷ مئی بروز اتوار	جلسہ پیشوایان مذاہب	۱۰ ستمبر بروز اتوار
جلسہ یوم خلافت	۲۷ مئی بروز ہفتہ	جلسہ سیرۃ النبیؐ	۲۹ اکتوبر بروز اتوار

بھارت کی جملہ جماعتوں سے گزارش ہے کہ اپنے یہاں ان تاریخوں میں جلسے منعقد کرکے اپنی مساعی جمیلہ کی جامع اور مختصر رپورٹیں دفتر ہذا کو ارسال کریں

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15855:: میں فیروز احمد خان ولد صفی اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2940 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت مئی 05ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال چیمہ — العبد فیروز احمد خاں — گواہ صفی اللہ خاں

وصیت 15856:: میں گلشن بیگم زوجہ فیروز احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے زیور طلائی جھمکے ایک جوڑی، ناک کا کوکا ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، ٹاپس ایک جوڑی ۲۲ کیرٹ وزن 6.600 قیمت 3150 روپے۔ زیور نقرئی چین مع لاکٹ، انگوٹھی -/300۔ نقد رقم 1200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ فیروز احمد خاں — الامۃ گلشن بیگم — گواہ سید امداد علی

وصیت 15857:: میں شمشادہ بیگم زوجہ شیخ عبد الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر کے عوض میرے خاوند نے ایک کنال ثمردار باغ چک ڈیسنڈ میں مجھے دی ہے اس کی اندازاً قیمت 100000 روپے ہوگی۔ میں اس کی آمد پر حصہ آمد ادا کروں گی۔ زیور طلائی ایک بندی اور دو بندے وزن 8.000 (۲۲ کیرٹ) قیمت 3500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 05ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبد الغفار — الامۃ شمشادہ بیگم — گواہ فیروز احمد خان

وصیت 15858:: میں بی بی جان زوجہ شیخ عبد الحفیظ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر کے عوض میرے خاوند نے چک ڈیسنڈ میں ۱۰ مرلہ زمین آبی دی ہے حال ہی میں اس پر سیب کے درخت لگائے ہیں اس زمین کی قیمت اندازاً پچاس ہزار روپے ہوگی۔ زیور طلائی ایک تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت اندازاً ۵۵۰۰ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ اپریل 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبد الحفیظ — الامۃ بی بی جان — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15859:: میں بشریٰ الطاف زوجہ راجہ الطاف احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے۔ زیور طلائی دو تولے ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت -/11000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ اپریل 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ الطاف احمد خان — الامۃ بشریٰ الطاف — گواہ سید امداد علی

وصیت 15860:: میں زاہدہ پروین زوجہ قریشی مظفر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 25000 روپے وصول شد۔ چک ایر چھ میں ایک کنال پانچ مرلہ زمین پر ایک مکان ہے جو خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے۔ خسرہ 122 اس مکان مع زمین کی قیمت اندازاً 600000 ہوگی مکان کے سلسلہ میں 3,75,000 روپے قرض ہے۔ زمین خشکی زیر درختان سیب نونہال 60 مرلہ ہے یہ بھی خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس زمین کی قیمت اندازاً 1,50,000 روپے ہوگی۔ زمین آبی زیر درختان سیب نونہال 30 مرلہ ہے یہ بھی خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے اس کی قیمت اندازاً 50,000 روپے ہوگی۔ ۱۰ مرلہ زمین چک پورہ کرال پورہ شیخ بڈگام میں ہے اس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہوگی۔ خسرہ نمبر 1347 ہے۔ زیور طلائی چوڑیاں 4 عدد 40 گرام۔ ایک سیٹ ہار کانٹے و پینڈلم 38 گرام چین ایک عدد 20 گرام بندے تین عدد 20 گرام ہار ایک عدد 18 گرام۔ انگوٹھی 7 عدد 14 گرام بالی ایک جوڑی 4 گرام کل 154 گرام۔ قیمت اندازاً 84700 روپے، زیور نقرئی دو تولے -/200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی مظفر احمد خاں — الامۃ زاہدہ پروین — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15861:: میں ہیمال بیگم زوجہ محمد سلیم خاں قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.04.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر چھ ہزار روپے وصول شد۔ زیور طلائی دو تولے ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت -/11000 روپے۔ اس کے علاوہ خاوند کی جائیداد میں اپنا حصہ 1/8 کا حصہ وصیت ادا کروں گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم خان — الامۃ ہیمال بیگم — گواہ سید امداد علی

وصیت 15862:: میں امۃ الحی زوجہ سردار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 5100 روپے۔ وصول کرچکی ہوں۔ زیور طلائی کڑا ایک عدد ہار ایک عدد ٹکہ ایک عدد کانٹے دو جوڑی۔ انگوٹھیاں ۲ عدد بالیاں دو جوڑی (۲۲ کیرٹ) 123.380 گرام قیمت -/61690 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبد الرحمٰن — الامۃ امۃ الحی — گواہ میر بدر الدین

وصیت 15863:: میں راجہ جمشید طاہر ولد راجہ طاہر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن نونہ مٹی ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ

کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ طاہر احمد　　العبد راجہ جمشید طاہر　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15864:: میں طارق احمد ظفر ولد مولوی سلطان احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2445 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بلال احمد شمیم　　العبد طارق احمد ظفر　　گواہ عبدالمالک

وصیت 15865:: میں ملک محمد منیر ولد ملک محمد بشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت + زائد آمد ماہانہ-/7450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید عارف علی　　العبد ملک محمد منیر　　گواہ خواجہ بشیر احمد

وصیت 15866:: میں عتیق اللہ ولد مولوی عنایت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبداللہ منڈاشی　　العبد عتیق اللہ　　گواہ ملک محمد مقبول طاہر

وصیت 15867:: میں طاہر احمد گلبرگی ولد محمود احمد گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحمٰن　　العبد طاہر احمد گلبرگی　　گواہ شریف احمد

وصیت 15868:: میں رابعہ زریں زوجہ رشید الدین دہلوی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 5000 روپے۔ زیورات میں شامل ہے۔ زیور طلائی انگوٹھیاں تین عدد وزن 11.790 (23) کیرٹ قیمت 7192 چین ایک عدد مع لاکٹ 27.100 قیمت-/16531 ایک چین مع لاکٹ 16.090 قیمت-/9815 ایک چین مع لاکٹ 11.000 قیمت-/6710 کوکے تین عدد 22 کیرٹ 1.200 قیمت-/708 کل قیمت-/40956 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ جون 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ رابعہ زریں　　گواہ رشید الدین دہلوی

وصیت 15869:: میں رشید الدین دہلوی ولد عمر الدین دہلوی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2882 روپے ہے۔ زائد آمد 250 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عمر الدین دہلوی　　العبد رشید الدین دہلوی　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15870:: میں وی محمد رئیس علی ولد وی محمد علی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد وی محمد رئیس علی　　گواہ کے عبدالسلام

کیا آپ کی جماعت میں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام ہے؟ اگر نہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

بدر میں اشتہار دیکر اپنے تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday | 23rd March | Issue No.12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

قادیان کے واقفین نو اور واقفات نو کی الگ الگ کلاسز۔ خطبہ جمعہ، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی مرکزی مجالس عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم تفصیلی ہدایات

ایوان انصار اللہ اور ایوان خدمت اور نصرت گرلز سکول کا معائنہ، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں ،مختلف گھروں کا وزٹ

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

5رجنوری 2006ء بروز جمعرات :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا ایک بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ساڑھے چار بجے حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔

واقفین نو قادیان کی کلاس

آج پروگرام کے مطابق پانچ بجے مسجد اقصیٰ میں واقفین نو قادیان کی کلاس منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طاہر احمد شمیم نے کی۔ اور اس کا ترجمہ عزیزم مبشر احمد ناصر نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیز شیراز احمد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کے بعد عزیزم زین العابدین نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظم پڑھنے والے کو فرمایا کہ ایسی نظم کا انتخاب ہونا چاہئے جو موقع اور محل کے مطابق ہو۔ واقفین نو کو پُر جوش نظمیں پڑھنی چاہییں۔

اس کے بعد عزیزم عطاء الکریم راشد نے تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزم سیّد شرجیل احمد نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ترانہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزم محمد طلحہ نے تقریر کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں سے نمازوں کی پابندی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور بچوں کو نمازوں کی ادائیگی کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ روزانہ کتنے بچے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ حضور انور نے بچوں کو باقاعدگی سے روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد عزیزم رضوان احمد ظفر نے خوش الحانی سے نظم پیش کی اور عزیزم مبارک احمد خالد نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر واقفین نو بچوں نے مل کر ترانہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کی کلاسز کے بارہ میں منتظمین سے دریافت فرمایا کہ ان کی کتنی کلاسیں لگتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو ابھی تک قلم نہیں ملے تھے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس چھ بجے تک جاری رہی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو بچوں کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس کا انعقاد ہوا۔ عزیزہ وجیہہ بشارت نے تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ عالیہ انعام نے اسکا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ فائزہ ظفر نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ بعد ازاں عزیزہ مریم صدیقہ نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے خلافت کے بارہ میں اپنے خطبات میں ذکر کیا ہے لیکن جو تقریر تیار کی گئی ہے اس میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ نائلہ نسیم نے اپنی ساتھی واقفات نو کے ایک گروپ کے ساتھ مل کر ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ طیبہ منور اور عزیزہ سیدہ ملیحہ صباح نے تقاریر کیں۔ جن میں ذکر کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ 176 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 176 ممالک میں نہیں بلکہ 181 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

حضور انور نے قادیان کی واقفات نو سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو اردو نہیں سکھائی جاتی۔ حضور انور نے بچیوں کو اردو زبان سکھانے کی طرف منتظمات کو توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عمر کی بچیوں کی بھی تعلیمی و تربیتی کلاسیں لگانے کا ارشاد فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی زیر نگرانی ان بچیوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسیں لگنی چاہییں۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ منصورہ نصیر نے ایک نظم پیش کی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جن کیا ہوتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو جن ایسے بڑے لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو عوام میں نظر نہیں آتے۔ پھر ایسے بیکٹیریا کو بھی کہتے ہیں جو نظر نہیں آتے۔ حضور انور نے اس تعلق میں قرآن کریم میں سورۃ الجن میں مذکور اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں ایک قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

ایک بچی کے اس سوال پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کو تو کہہ کر کیوں مخاطب کرتے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ اس میں پیار کے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو ابھی تک قلم نہیں ملے تھے۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

6رجنوری 2006ء بروز جمعۃ المبارک :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام مسجد ناصر آباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈیڑھ بجے دوپہر اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے پیدل ہی مقام جمعہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ MTA پر دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الصف کی آیات 11 تا 13 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا:

سب سے پہلے تو میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو، جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ گزشتہ خطبے میں مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر احمدی شکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہو تا کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے ان میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے۔

حضور نے فرمایا: انسان کی تو سوچ بھی ان انعاموں اور فضلوں اور احسانوں تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فرما رہا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکے، اس کے حکموں پر اپنی استعدادوں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حضور نے فرمایا: اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنے رہے، اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں بجالاتے رہے، اپنے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے تو پھر یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سال یا دو سال یا تین سال کی بات نہیں ہے بلکہ ان باتوں کی طرف توجہ اور ان امور کی انجام دہی کے بعد پھر تم ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ ہر سال تمہارے لئے برکتیں لے کر آئے گا اور ہر گزشتہ سال تمہارے لئے برکتوں سے بھری جھولیاں چھوڑ کر جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہر سال جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے، مختلف پیرایوں میں اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے متعلق آیت کریمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ مالی تحریکات جو جماعت میں ہوتی ہیں، یا لازمی چندوں کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہیں۔ پس ہر احمدی کو اگر وہ اپنے آپ کو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے، اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت اس قربانی میں حصہ لیتی ہے لیکن ابھی بھی ہر جگہ بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔

حضور نے فرمایا: اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود

باقی صفحہ نمبر ۶ پر ملاحظہ فرمائیں